قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ
الفضل لندن
مدیر: ابو سعید
Online Edition

جمعرات 2/ فروری 2023ء | 10/ رجب 1444 ہجری قمری | 2/ تبلیغ 1402 ہجری شمسی | جلد:5 | شمارہ:28

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمَاۤ اَمۡوَالُکُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُکُمۡ بِالَّتِیۡ تُقَرِّبُکُمۡ عِنۡدَنَا زُلۡفٰۤی اِلَّا مَنۡ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۫ فَاُولٰٓئِکَ لَہُمۡ جَزَآءُ الضِّعۡفِ بِمَا عَمِلُوۡا وَہُمۡ فِی الۡغُرُفٰتِ اٰمِنُوۡنَ ﴿۳۸﴾

(سبا:38)

ترجمہ: اور تمہارے اموال اور تمہاری اولاد ایسی چیزیں نہیں جو تمہیں ہمارے نزدیک مرتبۃً قُرب تک لے آئیں سوائے اس کے جو ایمان لایا اور نیک اعمال بجالایا پس یہی وہ لوگ ہیں جن کو اُن کے اعمال کے بدلے جو وہ کرتے تھے، دُہری جزا دی جائے گی اور وہ بالاخانوں میں امن کے ساتھ رہنے والے ہیں۔

فرمانِ رسولؐ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلَاۃِ وَھُمْ اَبْنَآءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَآءُ عَشْرٍ وَّفَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب متی یومر الغلام بالصلوٰۃ)

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو پھر دس سال کی عمر تک انہیں اس پر سختی سے کاربند کرو نیز ان کے بستر الگ الگ بچھاؤ۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

پاکیزہ اولاد کے لئے دعا کے ساتھ والدین کے نیک اعمال ضروری ہیں

ایک جگہ حضرت زکریا علیہ السلام کے ذریعہ دعا سکھائی اور وہ دعا یہ ہے کہ رَبِّ ہَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً ۚ اِنَّکَ سَمِیۡعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ (آل عمران:39) اے میرے رب! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ ذریّت، اولاد عطا کر۔ یقیناً تُو بہت دعائیں سننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود یہ دعا سکھائی کہ میں دعائیں سننے والا ہوں۔ اس لئے تم بھی کہو کہ اے اللہ! تُو دعا سننے والا ہے۔ اس لئے ہماری دعائیں قبول کر اور ہمیں پاک اولاد بخش۔ پس جب پاکیزہ اولاد کی خواہش ہو تو اس کے لئے دعا بھی ہونی چاہئے لیکن ساتھ ہی ماں باپ کو بھی ان پاکیزہ خیالات کا اور نیک اعمال کا حامل ہونا چاہئے جو نیکوں اور انبیاء کی صفت ہیں۔ ہر ماں اور باپ کو وہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض دفعہ مائیں دینی امور کی طرف توجہ دینے والی ہوتی ہیں، عبادات کرنے والی ہوتی ہیں تو مرد نہیں ہوتے۔ بعض جگہ مرد ہیں تو عورتیں اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر رہیں۔ اولاد کے نیک ہونے اور زمانے کے بد اثرات سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ اولاد کی خواہش اور اولاد کی پیدائش سے بھی پہلے مرد عورت دونوں نیکیوں پر عمل کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے واقعات میں ایک واقعہ ملتا ہے جس میں اولاد ہونے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک شخص کے لئے دعا ہے۔ لیکن اس دعا کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مشروط کر دیا اور مشروط کیا اس شخص کے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے سے۔ وہ شخص ابھی احمدی بھی نہیں تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں نہیں آیا تھا لیکن شاید اس کی کوئی نیکی تھی جس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے لئے دعا کی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14/ جولائی 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

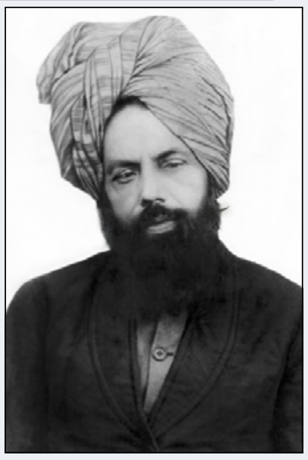

اولاد کو خدا تعالیٰ کے فرماں بردار بنانے کی سعی اور فکر کریں

- ایک اور بات ہے کہ اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے، مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وُہ اولاد کی تربیت اور ان کو عُمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں، نہ کبھی اُن کے لیے دُعا کرتے ہیں اور نہ مراتبِ تربیت کو مدّ نظر رکھتے ہیں۔

میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لیے دُعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بُری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتداء میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں، تو ان کو تنبیہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے ہیں۔

لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں، مگر نہ اس لیے کہ وہ خادمِ دین ہو بلکہ اس لیے کہ دنیا میں ان کا کوئی وارث ہو اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا۔ نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہوسکتا جو اقرب تعلّقات کو نہیں سمجھتا۔ جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی اُمید اس سے کیا ہوسکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اولاد کی خواہش کو اس طرح پر قرآن میں بیان فرمایا ہے رَبَّنَا ہَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعۡیُنٍ وَّاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا ﴿۷۵﴾ (الفرقان:75) یعنی خدا تعالیٰ ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرماوے اور یہ تب ہی میسّر آسکتی ہے کہ وُہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عِبادُ الرّحمٰن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر شے پر مقدم کرنے والے ہوں اور آگے کھول کر کہہ دیا وَّاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا۔ اولاد اگر نیک اور متّقی ہو تو ان کا امام ہی ہو گا۔ اس سے گویا متّقی ہونے کی بھی دُعا ہے۔

(ملفوظات جلد1 صفحہ 562-563 ایڈیشن 1988ء)

بیوی بچوں کے لئے دعا کی تاکید

- اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دُعا سکھائی ہے کہ اَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ (الاحقاف:16)

میرے بیوی بچوں کی بھی اصلاح فرما۔ اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دُعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دُعا کرتے رہنا چاہیئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں اور اکثر بیوی کی وجہ سے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 456 ایڈیشن 1988ء)

اس شمارہ میں

- ہمیں تقویٰ کی چادر اوڑھ کر ہے گامزن رہنا (منظوم)
- خطبہ ثانیہ کی اہمیت اور اس میں بیان شدہ سنہری اسباق
- حضرت ڈاکٹر میر محمد علی خان رضی اللہ عنہ۔ شیخ پور ضلع گجرات
- شہدائے مہدی آباد کو احباب جماعت برکینا فاسو کا خراجِ تحسین
- دوسری شرط بیعت۔ بد نظری
- آؤ! اُردو سیکھیں

دربارِ خلافت

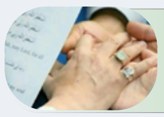

آئندہ احمدیت کی ترقی کے تیاری کے لیے واعظین، مربیان، مبلغین اور معلمین کو ہدایت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

وہ زمانہ جو ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ احمدیت کی ترقی کا آنے والا ہے، اس کی تیاری کے لئے مربیان بننے والے، مبلغین بننے والے اپنے آپ کو بہت زیادہ تیار کریں۔ کوئی معمولی کام نہیں جو اُن کے سپرد ہونے والا ہے۔ ابھی سے خدا تعالیٰ سے ایک تعلق پیدا کریں اور اس کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو نشانات ہمیں دکھائے، اسلام کی جو حقیقی تعلیم دوبارہ کھول کر واضح فرمائی، اُسے سامنے رکھیں۔ صرف مسائل کو یاد کرنے تک ہی اپنے آپ کو محدود نہ رکھیں۔ مجھے قادیان سے کسی عالم نے لکھا کہ آجکل کھلے جلسے جو مخالفین کے جواب دینے کے لئے پہلے ہندوستان میں منعقد ہوتے تھے، اب نہیں ہوتے، ہم اُن جلسوں میں ایسے تابڑ توڑ حملے مخالف علماء پر کرتے تھے کہ ایک کے بعد دوسرے حملے نے اُنہیں زِچ کر دیا تھا۔ ٹھیک ہے یہ اچھی بات ہے کہ کرتے تھے۔ مخالفین کے جواب دینے چاہئیں، بلکہ دلائل کے ساتھ اُن کی باتوں کے ردّ اُن پر ہی پھینکنے چاہئیں لیکن یہ بات اس سے بھی زیادہ اہم ہے اور ضروری ہے کہ ہمارے معلمین اور مبلغین اور مربیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو سمجھتے ہوئے اپنی روحانی حالت میں بھی وہ ترقی کرتے کہ ہر ایک کا وجود خود ایک نشان بن جاتا اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے بلکہ وہ ترقی کریں کہ خود ایک نشان بن جائے اور اسی نمونے کو دیکھ کر لوگ جماعت میں داخل ہوں۔ بعض دفعہ نمونے دیکھ کر داخل ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ معیار پیدا نہیں ہوا۔ اسی لئے ہندوستان میں بہت سے معلمین کو فارغ کرنا پڑا۔ لگتا تھا کہ بعض پر دنیا داری غالب آ گئی ہے۔ پس یہ خط لکھنے والے بھی اور ہم میں سے ہر ایک اپنے جائزے لے کہ اُس کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ معلمین، مبلغین یہ دیکھیں کہ انہوں نے دلوں میں ایمان پیدا کرنے کی کتنی کوشش کی ہے۔ خشک دلائل سے لوگوں کے دلوں پر اثر ڈالنے اور غیر احمدی مولویوں کو دوڑانے پر ہی ہمیں اکتفا نہیں کر لینا چاہئے اور اسی پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے بلکہ ہمارے پاس جو خدا تعالیٰ کے زندہ نشانات اور معجزات ہیں، اُس سے خدا تعالیٰ کی ہستی دنیا کو دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے، اُس سے لوگوں کے دلوں کو قائل کریں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مثال دی ہے کہ اگر سورج چڑھا ہو اور کوئی کہے کہ تمہارے پاس کیا دلیل ہے کہ سورج چڑھا ہوا ہے تو دوسرا اُسے سورج چڑھنے کی دلیلیں دینی شروع کر دے کہ اتنے بجے سورج نکلنے کا وقت ہوتا ہے، اتنے بجے غروب ہوتا ہے اور سائنس یہ کہتی ہے اور فلاں کہتی ہے۔ پس یہ جو دلیلیں ہیں تو کہتے ہیں کہ دلیل دینے والا بھی احمق ہی ہو گا جو دلیلیں دینے بیٹھ گیا، اُس کا سادہ علاج تو یہ تھا کہ سورج کی دلیل پوچھنے والے کی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر اُس کا منہ اونچا کرتا اور کہتا کہ وہ سورج ہے، دیکھ لو۔ اُن کو دلیلیں دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تمہاری بیوقوفانہ باتوں کا جواب اس وقت سورج کا وجود ہے۔ پس اس وقت خدا تعالیٰ بھی ہمارے سامنے جلوہ گر ہے۔ وہ بھی عریاں ہو کر اپنی تمام صفات کے ساتھ دنیا کے سامنے رونما ہو گیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ وہ اپنے سارے حسن کے ساتھ جلوہ نما ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 457 خطبہ جمعہ فرمودہ 10/ جولائی 1936ء)

پس واعظین کا یہ کام ہے کہ سورج کے وجود کی دلیلیں دینے والے احمق بننے کے بجائے تازہ نشانات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ظاہر ہو رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت جو ہر دم ہمارے ساتھ ہے، اُس سے یہ سچائی ثابت کریں۔ لیکن بات وہی ہے کہ اپنی حالتوں کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق بنائیں۔ جماعت کی عملی قوت کو مضبوط کریں۔ جماعت کے بچوں، عورتوں اور مردوں کے سامنے یہ باتیں پیش کریں اور بار بار پیش کریں۔ جیسا کہ میں نے کہا، اُنہیں بتائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ کس طرح خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہوا، اُنہیں سمجھائیں کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے کیا ذرائع ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے؟ پھر دیکھیں کہ جو نوجوان دنیا داری کے معاملات میں نقل کی طرف رجحان رکھتے ہیں، خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے بنیں گے۔ پھر صرف چند مربیان یا علماء غیر از جماعت مولویوں کے چھکے چڑانے والے نہیں ہوں گے بلکہ یہ نمونے جو ہمارے نوجوان مرد، عورتیں، بچے قائم کر رہے ہوں گے یہ دنیا کو اپنی طرف کھینچنے والے ہوں گے۔ پس اپنی عملی حالتوں کی درستی کی طرف توجہ کی سب سے پہلے ضرورت ہے۔

اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جوڑ کر پھر خلافت سے کامل اطاعت کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ یہی چیز ہے جو جماعت میں مضبوطی اور روحانیت میں ترقی کا باعث بنے گی۔ خلافت کی پہچان اور اُس کا صحیح علم اور ادراک اس طرح جماعت میں پیدا ہو جانا چاہئے کہ خلیفہ وقت کے ہر فیصلے کو بخوشی قبول کرنے والے ہوں اور کسی قسم کی روک دل میں پیدا نہ ہو، کسی بات کو سن کر انقباض نہ ہو۔

(خطبہ جمعہ 31/ جنوری 2014ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

ہمیں تقویٰ کی چادر اوڑھ کر ہے گامزن رہنا

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے خطاب
بر موقع جلسہ سالانہ بھارت 2022ء سے متاثر ہو کر)

ہمیں تقویٰ کی چادر اوڑھ کر ہے گامزن رہنا
خدا کے پیار کو باریک راہوں سے ہی پانا ہے

ہوائے نفس کی چالوں سے نہ مغلوب ہونا ہے
ہر اک فسق وفجور اور شرک سے دامن بچانا ہے

ہمیں ان لغو باتوں سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا
ہمیں آئندہ نسلوں کو مکرر یہ بتانا ہے

بیانِ شرطِ بیعت سن کے ہر دل کانپ اٹھا ہے
یہی وہ آئینہ ہے جس میں اب خود کو سجانا ہے

ہمیں آقا نے فرمایا، جو نسلوں کو بچانا ہے
تو بیعت کا کیا جو عہد ہے اس کو نبھانا ہے

عمل ہر شرطِ بیعت پر کریں، توفیق مل جائے
سمیٹیں زادِ راہ کچھ تو ضیا! پھر لوٹ جانا ہے

فرحت ضیاء راٹھور۔ جرمنی

اداریہ

خطبہ ثانیہ کی اہمیت اور اس میں بیان شدہ سنہری اسباق

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں سال 2022ء کا آخری جمعہ مؤرخہ 30/ دسمبر کو خاکسار نے مسجد مبارک ٹلفورڈ، یوکے میں ادا کیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں حضرت حمزہؓ کی سیرت و سوانح کے بعض پہلو بیان فرما کر خطبہ کے آخر پر نئے سال کے حوالہ سے دعاؤں کی تحریک فرمائی تو 2022ء کے الوداع ہونے والے سال کی اپنی غلطیاں اور کمزوریاں خیالوں میں آئیں تو استغفار کرنے کے لیے لب تیزی سے حرکت کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے اور ہمیں غلطیوں، کمزوریوں اور کوتاہیوں کو ختم کر کے نئے سال میں داخلے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اسی اثناء میں حضور پُر نور نے نہایت خشوع وخضوع اور درد کے ساتھ جب خطبہ ثانیہ شروع فرمایا تو خاکسار خطبہ ثانیہ کے الفاظ کی روشنی میں اللہ تعالیٰ سے معافی کا خواستگار ہوا اور یہ خیال بھی دل میں غلبہ پانے لگا کہ ہم مادری زبان ہونے کی وجہ سے خطبہ جمعہ کا اردو حصّہ دلچسپی سے سن لیتے ہیں اور خطبہ ثانیہ کے عربی حصے پر غور نہیں کرتے اور اس کو روٹین میں ہی سنتے ہیں۔ حالانکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں یہی اصل خطبہ تھا۔ آنحضورؐ تقویٰ و دیگر مضامین کا اس میں اضافہ فرمایا کرتے تھے اور اس کی اہمیت بیان فرماتے تھے۔ بعد میں حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے عباد اللہ! رحمکم اللہ سے آخر تک اس میں اضافہ فرمایا تھا جو اب تک خطبہ ثانیہ کا حصہ بنا ہوا ہے۔

(تاریخ الخلفاء للسیوطی صفحہ 244 مطبع سرکاری لاہور)

جب ایم ٹی اے کی نعمت اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمائی تو خلیفۃ المسیح کے خطبات جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست دنیا بھر میں دیکھے اور سنے جانے لگے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا کہ دوسرا خطبہ بھی بیٹھ کر خاموشی سے سننا ضروری ہے۔

خطبہ ثانیہ کا وہ مسنون حصہ جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمودہ تھا اور قریباً پہلی صدی ہجری تک تمام دنیا میں خطبات جمعہ کے بعد پڑھا جاتا تھا۔ اس کے الفاظ یہ تھے:

اَلحَمدُ لِلّٰہِ نَحمَدُہٗ وَنَستَعِینُہٗ وَنَستَغفِرُہٗ وَنَعُوذُبِاللّٰہِ مِن شُرُورِ اَنفُسِنَا وَمِن سَیِّاٰتِ اَعمَالِنَا مَن یَّھدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَن یُّضلِلہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشھَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَ اَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَ رَسُولُہٗ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ ہم اسی کی حمد کرتے ہیں اور اُس سے ہی ہم مدد طلب کرتے ہیں اور اُسی سے ہم بخشش مانگتے ہیں اور ہم اپنے نفسوں کے شرّ سے اور اپنے اعمال کے بدنتائج سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کر دے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا ایڈیشن 2014ء صفحہ 95-96)

اس میں حمد باری تعالیٰ، استعانت، بخشش طلب کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے نفس کے شرور اور اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ میں آنے کا ذکر ہے۔ یہی وہ مضمون ہے جو سورۃ فاتحہ کی آیت اِیَّاکَ نَعبُدُ وَاِیَّاکَ نَستَعِینُ میں بیان ہوا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم مرد حضرات جمعہ کو مسجد میں حاضر ہو کر نماز جمعہ ادا کریں اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اپنی روحانیت میں بہتری کے لئے دعا کریں اور اللہ کی پناہ میں آنے کی دعا کریں کہ یہی انسانی زندگی کا لب لباب ہے۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، خطبہ ثانیہ کا دوسرا حصہ جو حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے شامل کیا تھا وہ یوں ہے:

عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالعَدلِ وَالاِحسَانِ وَاِیتَآیٔ ذِی القُربٰی وَیَنھٰی عَنِ الفَحشَآءِ وَالمُنکَرِ وَالبَغیِ یَعِظُکُم لَعَلَّکُم تَذَکَّرُونَ اُذکُرُوا اللّٰہَ یَذکُرکُم وَادعُوہُ یَستَجِب لَکُم وَلَذِکرُ اللّٰہِ اَکبَرُ

(تاریخ الخلفاء للسیوطی صفحہ 442 مطبع سرکاری لاہور)

ترجمہ: اے اللہ کے بندو! اللہ تم پر رحم کرے۔ یقیناً اللہ عدل واحسان اور رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک کا حکم دیتا ہے اور ہر قِسم کی بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے روکتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم سمجھ جاؤ۔ اللہ کو یاد رکھو تاوہ تمہیں یاد رکھے اور اُس کو پکارو تاوہ تمہاری دعا قبول کرے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔

(مناجات رسولؐ، خزینۃ الدعا صفحہ 98-99 ایڈیشن 2014ء)

اس خطبہ میں خطیب عباد اللہ رحمکم اللہ کے الفاظ میں رحمت کی دعا دیتا ہے۔ عباد اللہ کے الفاظ سنتے ہی قرآنی آیت وَمَا خَلَقتُ الجِنَّ وَالاِنسَ اِلَّا لِیَعبُدُونِ ﴿۵۷﴾ ذہن میں آجاتی ہے اور یہ درس دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن وانس کی پیدائش کا مقصد ہی عباد اللہ بننے کے لیے کیا ہے اور یہاں دیکھیں کہ اللہ اپنے بندوں کو پیار سے پکارتا ہے کہ اے اللہ کے بندو! اور رحم کی دعا بھی دیتا ہے یہ دعا سن کر انسان کا دل پسیجتا، نرم ہوتا اور اللہ کی طرف جھکتا ہے اور ساتھ ہی سورۃ النحل کی آیت 91 کی صورت میں عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ پر عمل کرنے اور فحشاء، منکر اور لغویات سے دور رہنے کی نصیحت کرتا ہے۔

یہاں ایک مومن کو اور نمازی کو، معاشرہ میں سرایت کرنے والی برائیوں سے بچنے اور حقوق العباد کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ گویا خطبہ ثانیہ کے پہلے حصہ میں حقوق اللہ ادا کرنے کا ذکر ہے اور دوسرے حصہ میں حقوق العباد کی ادائیگی پر زور دیا گیا ہے۔

پھر خطبہ ثانیہ کے آخر پر ایک بار پھر اللہ کے حقوق کی طرف بلاتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ اُذکُرُوا اللّٰہَ یَذکُرکُم وَادعُوہُ یَستَجِب لَکُم وَلَذِکرُ اللّٰہِ اَکبَرُ کہ اللہ کو یاد کرو تاوہ تمہیں یاد رکھے۔ اس کو پکارو تاوہ تمہاری دعا قبول کرے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔ یہاں مومن کو نصیحت کی گئی کہ دیکھو! اللہ نے تم کو نماز جمعہ پڑھنے کی توفیق دی۔ اب جمعہ کی ادائیگی کے بعد آپ گھروں کو لوٹنے والے ہو۔ ان حالات میں ہمیشہ اللہ کو یاد رکھنا ہے۔ اس کو نہیں بھولنا۔ تب وہ بھی تمہیں یاد رکھے گا اور تمہاری تمام مشکلات کو آسان کر دے گا۔ ہر آن اس کو پکارو تاوہ تمہاری دعائیں قبول کرے۔ اللہ کے سب سے بڑا ہونے یعنی اس کی بڑائی کا اعلان ہر آن تمہاری طرف سے ہوتے رہنا چاہیے۔

یہ ہے وہ اہم خطبہ ثانیہ جس کو غور سے اور خاموشی کے ساتھ سننے کی تاکید کی گئی ہے اسی لیے ہم سب کو اس میں بیان شدہ تعلیمات کو اپنے اوپر لاگو کرنا چاہئے اور ہر آن اللہ کا ورد کرتے رہنا چاہیے، تا کہ صفات حسنہ اور نیک اخلاق ہمارے اندر حلول کر جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ابوسعید)

م م محمود

سو سال قبل کا الفضل

یکم فروری 1923ء پنج شنبہ (جمعرات)

مطابق 11/ جمادی الثانی 1341 ہجری

صفحہ دوم پر ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ اس اعلان کا پس منظر یہ ہے کہ 1922ء میں قادیان سے ایک اخبار بنام ’’پولیٹیکل اخبار‘‘ جاری ہوا۔ چنانچہ اس اخبار سے متعلق نظارتِ امورِ عامہ کی جانب سے یہ وضاحت شائع ہوئی کہ:

’’بعض احباب کے خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ پولیٹیکل رہنما کے قادیان سے جاری ہونے پر جماعت کے افراد کو یہ دھوکا ہوا ہے کہ وہ جماعت کا کوئی پرچہ ہے اور اغراضِ جماعت کے ماتحت نکلا ہوا ہے حالانکہ یہ بات صحیح نہیں ہے۔ مرزا عبدالغنی صاحب نے پرچہ پولیٹیکل رہنما کے جاری کرنے کی خواہش کی اور اس کے اغراض پیش

بقیہ صفحہ 11 پر

غلام مصباح بلوچ۔ استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا

حضرت ڈاکٹر میر محمد علی خانؓ۔ شیخ پور ضلع گجرات

حضرت ڈاکٹر محمد علی خان رضی اللہ عنہ ولد حضرت میاں میراں بخشؓ قوم میر شیخ پور ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ آپ اندازاً 1875ء میں پیدا ہوئے، حصول تعلیم کے بعد فوج میں ملازم ہو گئے جس کے تحت دس سال ہندوستان میں رہے جس کے بعد 1901ء میں ملازمت کے سلسلے میں مشرقی افریقہ چلے گئے اور پھر ساری زندگی وہیں گزاری۔ مشرقی افریقہ میں ہی آپ کو احمدیت کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور 1901ء میں تحریری بیعت کی اور پھر 1902ء میں جب ہندوستان آئے تو قادیان حاضر ہو کر دستی بیعت کا شرف حاصل کیا، آپ کی بیعت کا اندراج اخبار الحکم میں یوں درج ہے:

’’بابو محمد علی خان صاحب اسسٹنٹ سرجن ہاسپٹل یوگنڈا ریلوے نیروبی واقعہ ملک افریقہ‘‘

(الحکم 17/ اگست 1902ء صفحہ 16)

آپ کی بیعت کے بعد آپ کے خاندان کے دیگر افراد نے بھی بیعت کر لی۔ آپ کے والد حضرت میاں میراں بخش صاحبؓ (وفات: 23/ ستمبر 1935ء مدفون بہشتی مقبرہ قادیان) اور والدہ حضرت عمر بی بی صاحبہ (وفات: 5/ جنوری 1929ء مدفون بہشتی مقبرہ قادیان) بھی اصحاب احمد میں سے تھے۔ آپ کے دو بھائی محترم احمد خان صاحب جودھ پور (وفات: 24/ اگست 1942ء) اور محترم اکبر علی خان صاحب تھے۔ اسی طرح آپ کے چچا کے بیٹے محترم ڈاکٹر عبد اللہ خان صاحب (وفات: جنوری 1926ء)، حضرت میاں الٰہی بخش صاحبؓ (وفات: 11/ مارچ 1935ء۔ جودھ پور) اور میر برکت اللہ صاحب بھی مخلصین جماعت میں سے تھے۔

حضرت ڈاکٹر محمد علی خان صاحبؓ ایک مخلص اور فدائی وجود تھے۔ افریقہ میں ملازمت کے ساتھ خدمت دین کو بھی ہمیشہ مقدم رکھا۔ ناظر صاحب بیت المال قادیان اپنی ایک رپورٹ میں کلنڈنی ممباسہ کے ذکر میں لکھتے ہیں:

’’ممباسہ کی یہ جماعت ایک چھوٹی سی جماعت ہے جس کے ممبران جناب بابو اکبر علی خاں صاحب، ڈاکٹر محمد علی خاں صاحب و بابو محمد عالم صاحب اور میاں الٰہی بخش صاحب ہیں۔ میاں صاحب محاسب کا کام بھی سرانجام دیتے رہے ہیں، حق یہ ہے کہ صاحب موصوف نے محاسب کا کام نہایت احسن طریق سے سرانجام دیا ہے اور اس جماعت کے مذکورہ بالا احباب بھی چندوں کے ادا کرنے میں ایک دوسرے سے پیش قدمی کرنے والے ہیں اور ہر ایک مد میں بڑھ کر سبقت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کی قربانیوں اور کوششوں کو قبول فرماوے۔‘‘

(الفضل 31/ جنوری 1930ء صفحہ 17-18)

1919ء میں نیروبی میں احمدیہ لائبریری بنانے کی تجویز پر آپ نے کتب کی خریداری میں اپنا وعدہ لکھوایا، اُس وقت آپ کینیا کے شہر لامو (Lamu) میں تھے۔

(الفضل 2/ اگست 1919ء صفحہ 8)

حضرت پیر رحمت علی صاحبؓ کی افریقہ میں شہادت پر آپ نے ان کی یادگار میں بعض احباب کے نام اخبار جاری کرنے کا اعلان کیا۔

(بدر 24/ مئی و یکم جون 1904ء صفحہ 16)

آپ نے اپنی ساری زندگی افریقہ میں ہی گزاری۔ آخری عمر میں آپ بہت بیمار ہو گئے تھے جس وجہ سے ریٹائرمنٹ لے لی۔ بیماری کی حالت میں بفضلہٖ تعالیٰ دسمبر 1929ء میں واپس ہندوستان آگئے اور سیدھا قادیان پہنچے، علاج کرایا لیکن جانبر نہ ہو سکے اور مؤرخہ 11/ جون 1930ء کو وفات پائی۔ آپ بفضلہٖ تعالیٰ 1/3 حصہ کے موصی (وصیت نمبر 2635) تھے۔ اخبار الفضل نے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:

’’ڈاکٹر محمد علی خان صاحب جو افریقہ میں ملازم تھے اور کچھ عرصہ سے بوجہ بیماری رخصت لے کر آئے ہوئے تھے، 11/ جون اپنے وطن گجرات میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو گئے۔ 11/ جون اُن کی نعش بذریعہ لاری لائی گئی۔ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔‘‘

(الفضل 14/ جون 1930ء صفحہ 1)

آپ کی وفات پر آپ کی بیٹی محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ نے ذکر خیر کرتے ہوئے لکھا:

’’اپنے خاندان کے سب سے پہلے فرد تھے جو کہ احمدی ہوئے تھے، ان کی تبلیغ اور کوشش کے طفیل سب خاندان اس وقت ماشاء اللہ احمدی ہے۔ آپ کا طریق تھا کہ جب کسی اپنے رشتہ دار یا دوست کو خط لکھتے تو ضرور ہی تبلیغ کرتے، بار ہا رشتہ داروں نے غصہ سے کہا کہ ہمیں تبلیغ کا خط نہ لکھا کرو لیکن آپ بدستور تبلیغ میں کوشش کرتے۔ مرحوم کا اخلاص حد درجہ کا تھا، اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابت یا اپنے سلسلہ کے خلاف ذرا بھی بات سنتے تو چہرہ غصہ سے سرخ ہو جاتا بلکہ اپنے پرانے دوستوں کی بھی پرواہ نہ کرتے، کسی کو جرأت نہ ہوتی تھی کہ احمدیت کے خلاف کوئی بات مرحوم کے سامنے کرے۔ آپ انگریز افسروں کو بھی بعض دفعہ کہہ دیتے کہ مجھے ایسی نوکری کی پرواہ نہیں جو کہ میرے مذہب میں روک بنے ......مرحوم نہایت اعلیٰ اوصاف کے انسان تھے، صاف گو تھے، چشم پوش تھے۔ کسی کی بات کو سن کر کسی کے آگے نہ بیان کرتے اور نہ ہی کسی کی بری باتیں سن کر یکدم یقین کر لیتے۔ اپنی بیوی بچوں کو بھی یہی کہتے کہ نیک ظن رکھا کرو، ظن المومنین خیرا والی آیت پڑھتے۔ نماز، روزہ کے بے حد پابند تھے۔ سب بچوں کو آپ نے خود ہی قرآن شریف باترجمہ اور نماز باترجمہ پڑھائی۔ دینی تعلیم کو دنیاوی تعلیم سے مقدم رکھا کرتے۔ چندہ وغیرہ میں بڑی قربانی کرتے، جب کبھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا کوئی اعلان چندہ کی بابت ہوتا فوراً لبیک کہتے، باوجود سخت مالی مشکلات کے پہلے اپنی تنخواہ میں سے چندہ ادا کرتے، بعد میں گھر کے اخراجات پورے کرتے۔ کبھی کبھار دینی کاموں میں بعض مجبوریوں کے باعث حصہ نہ لے سکتے تو نہایت ہی حسرت و اندوہ سے افسوس کرتے اور کہتے میرے دل کی تڑپ چین نہیں لینے دیتی لیکن مجبور ہوں، پھر بھی حتی الوسع دین کی خدمت کرتے۔ اپنے وعدہ کے بڑے پکے تھے اگر کسی کے ساتھ عہد و پیمان کرتے تو چاہے دوسرا عہد توڑ ہی دیتا آپ اپنا وعدہ پورا کرتے اور کہتے اس کے اعمال اس کے ساتھ اور میرے اعمال میرے ساتھ ہیں ....خیرات کے بھی حد درجہ پابند تھے، حسب طاقت ضرور ہی خیرات کرتے، چاہے قدم سے کریں یا باتوں سے یا پیسہ سے یا علاج سے۔ مرحوم کہا کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ سوالی اگر گھوڑے پر چڑھ کر آئے اور سوال کرے تو بھی مت جھڑکو بلکہ اپنی توفیق کے مطابق ضرور کچھ نہ کچھ دے دیا کرو، سو میں اس حکم کے مطابق سب سوالیوں کو دے دیا کرتا ہوں۔ قادیان کی مقدس بستی سے خاص محبت رکھتے، جب کبھی ہندوستان آتے تو ضرور ہی قادیان کی زیارت کرتے اور یہی خواہش رکھتے کہ ہجرت کر کے قادیان میں رہوں چنانچہ اپنی خواہش کے مطابق اب افریقہ سے سیدھے قادیان آئے اور وہاں چار ماہ تک رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص محبت تھی،

بعض دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سناتے ہوئے رو پڑتے اور آواز میں رقت پیدا ہو جاتی۔ آپ فرمایا کرتے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کا تار افریقہ پہنچا تو میں تار پڑھ کر مبہوت ہو گیا اور خیال آتا شاید کسی دشمن کی شرارت ہو۔ فرماتے جب میں 1907ء میں افریقہ جانے لگا تو قادیان گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی، آپؑ نے مجھے جانے کی اجازت دے دی اور دعا کی مگر اس دن میں نہ جا سکا اور قادیان میں ہی رہا۔ دوسرے دن جب میں روانہ ہونے لگا تو مفتی محمد صادق صاحب مجھے ملے اور کہنے لگے کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مل لیا ہے! مَیں نے کہا ہاں کل مل لیا تھا۔ مفتی صاحب نے کہا آج پھر مل لو، زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ مَیں نے مفتی صاحب کے ساتھ جا کر پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی اور آبدیدہ ہو کر روانہ ہوا، 6 مہینے کے بعد آپؑ کی وفات کا تار افریقہ پہنچا‘‘

(الفضل 12/ اگست 1930ء صفحہ 8-9)

آپ کی اہلیہ محترمہ نواب بیگم صاحبہ بھی نیک خاتون تھیں۔ ان کے متعلق ایک جگہ لکھا ہے: ’’نواب بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد علی خان صاحب ممباسہ نے 6 شیلنگ الفضل میں بھجوائے ہیں تا کہ کسی غریب کے نام 6 ماہ کے لیے الفضل جاری کر دیا جائے، اس خوشی میں کہ ان کے عزیز بھائی میر عزیز الدین صاحب احمدی کے ہاں اللہ تعالیٰ نے فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے۔‘‘

(الفضل 17/ اگست 1928ء صفحہ 2 کالم 2)

وصیت کے ریکارڈ کے مطابق 1910ء میں بیعت کی اور 23/ مئی 1973ء کو لاہور میں وفات پا کر بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ تاریخ لجنہ اماء اللہ میں ان کا ذکر یوں محفوظ ہے:

’’نواب بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر میر محمد علی خان صاحب مرحوم افریقوی .....مرحومہ نے اپنے شوہر کی بیعت کے کچھ عرصہ بعد ہی بیعت کر لی تھی اور تمام زندگی خدمت دین کے جذبہ سے سرشار رہیں۔ آپ کا تعلق گجرات کے گاؤں کالرہ دیوان سنگھ سے تھا۔ شوہر کی وفات کے بعد قادیان رہائش اختیار کر لی۔ ایک عرصہ تک محلہ دار الرحمت کی صدر بھی رہیں۔ اجلاس بھی آپ کے گھر ہوتے تھے ..... قریبًا پچانوے سال کی عمر میں وفات پائی۔‘‘

(تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد چہارم صفحہ 231)

آپ کی اولاد میں تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں میں میر عنایت اللہ خان صاحب اور میر شریف احمد خان افریقی (وفات 19/ نومبر 1942ء) اور بیٹیوں میں کنیز فاطمہ زوجہ میاں عطاء اللہ خان صاحب، رقیہ بیگم صاحبہ زوجہ خلیفہ عبد الرحمٰن صدیقی صاحب ابن حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ، مبارکہ بیگم صاحبہ اور صفیہ بیگم صاحبہ زوجہ کمانڈر محمد یوسف خان صاحب کا علم ہوا ہے۔

(نوٹ: آپ کی تصویر مکرم میر ناصر احمد صاحب آف ٹورنٹو کینیڈا نے مہیا فرمائی۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ)

چوہدری نعیم احمد باجوہ۔ نمائندہ الفضل آن لائن برکینا فاسو

شہدائے مہدی آباد کو احباب جماعت برکینا فاسو کا خراج تحسین

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 20/جنوری 2023ء میں شہدائے مہدی آباد کا تفصیلی ذکر فرمایا۔اس خطبہ نے جہاں ساری دنیا کے احمدیوں کو ان شہداء کی غیر معمولی قربانی،اخلاص و وفا اور جذبہ ایمانی کے ذکر سے متاثر کیا ہے وہاں برکینا فاسو کے ہر احمدی کو تجدید عہد کرنے اور انہی کی طرح ہر قربانی پیش کرنے کے لئے تیار کر دیا ہے۔احباب جماعت برکینا فاسو نے وفورِ محبت سے آنکھوں سے آنسوؤں کی بہتی لڑیوں کے ساتھ یہ خطبہ سنا۔رشک سے ان شہداء کو یاد کیا۔

یہ شہداء واقعی عظیم لوگ تھے خلیفۂ وقت کی زبان مبارک سے انہیں ’’احمدیت کے ستارے‘‘ کا خطاب عطا ہوا۔ اور ان کی قربانیوں کا نمونہ ’’حیرت انگیز‘‘ اور ’’اپنی مثال آپ‘‘ قرار پایا۔جن کا ایمان پہاڑوں سے زیادہ مضبوط ہونے کی گواہی خلیفۂ وقت دیں۔ان پر رشک کی نظر ہی ڈالی جا سکتی ہے۔ان کی قربانی اس قدر اعلیٰ و ارفع ہے کہ پوری دنیا کے احمدیوں کے ایمانوں میں تازگی پیدا کر دی۔

خطبہ سننے کے بعد افراد جماعت کے جذبات اور تاثرات ایک دوسرے سے بڑھ کر تھے۔ جیسے ان شہداء کی قربانی نے سب احمدیوں میں زندگی کی ایک روح پھونک دی ہو۔ وہ لوگ بھی جو بظاہر سست تھے ان شہداء کی جرأت ایمانی کا ذکر سن کر اپنے اندر قوت اور طاقت پاتے ہیں اور پہلے سے بڑھ کر خلافت کے وفادار اور جاں نثار بننے کے عہد کر رہے ہیں۔چند ایک تاثرات درج ذیل ہیں:

باگایوگو عمر صاحب

ممبران جماعت احمدیہ بوبو جلاسو نے خطبہ جمعہ احمدیہ مسجد میں سنا۔ جمعہ کے بعد سب لوگ مسجد میں تھے۔مسجد بھری ہوئی تھی۔ دوران خطبہ بہت سارے احمدیوں کی آنکھوں میں وفور جذبات اور شہداء کی غیر معمولی شجاعت کی وجہ سے آنسو تھے۔مسجد میں ایک سوگوار ماحول تھا۔ایک طرف تکلیف اور دوسری طرف رشک کے جذبات تھے۔ایسا ماحول تھا جس نے ہر ایک کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔

معلم چندر بیگو علی دو صاحب

ہمارے مہدی آباد کے لوگ واقعی شہادت کے حقیقی رتبہ کے مستحق ہیں انہوں نے غیر معمولی بہادری کا مظاہرہ کیا۔انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردوں کے راستے پر چل کر شہادت کو دنیا پر ترجیح دی۔ وہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک نمونہ تھے۔وہ ہمیں ہمارا عزم یاد دلا گئے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے آپ کو وقف کرنا اور اس کی راہ میں اپنی جانیں قربان کرنا ہے۔

سلیمان یا تارا صاحب

خطبہ سن کر یہی تمنا ہے کہ کاش! ہم بھی مہدی آباد کے شہیدوں کی طرح خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرسکیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور امام وقت کی خوشنودی پانے والے بن سکیں۔

فوفانا ہودو صاحب

حضور انور نے ہمیں یاد دلادیا ہے کہ دنیا میں کسی بھی احمدی کے ساتھ یہ صورت حال پیش آسکتی ہے اور ہمیں خدا تعالیٰ کی راہ میں سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہنا چاہئے۔جس طرح یہ واقعہ پیش آیا اس بربریت کی کوئی توجیح نہیں کی جاسکتی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عالم اسلام کو پیغام دے دیا ہے کہ امن عالم کے لئے واحد راستہ خلافت احمدیہ کے زیر سایہ آنا ہی ہے۔

مائیگا زکریا صاحب ریجنل صدر بوبو جلاسو

آج کے خطبہ نے ہمیں تجدید عہد کروادیا ہے۔جس طرح نو شہداء نے خدا کی خاطر اپنی جانیں اللہ کے حضور پیش کر دیں اسی طرح ہم سب کو تیار رہنا ہے۔اور ہر قربانی کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھنا ہے۔ان شاء اللہ

وتارا زکریا صاحب

بہت غیر معمولی خطبہ تھا۔یہ درست ہے کہ حضور کا ہر خطبہ ہی اہم ہوتا ہے۔لیکن اس خطبہ نے ہمیں اندر تک ہلا کر رکھ دیا ہے۔مسجد میں موجود سب لوگ حالت غم میں اس خطبہ کو سن رہے تھے۔شہداء نے عظیم الشان استقامت دکھائی ہے۔جیساایمان ان شہداء کو عطا ہوا خدا تعالیٰ ہمیں بھی عطا فرمائے۔

سلیمان ودراگو انچارج احمدیہ ریڈیوز برکینا فاسو

ہمیشہ کی طرح آج کے خطبہ جمعہ کا مقامی زبان میں براہ راست ترجمہ کیا جا رہا تھا۔ترجمہ کرنے والے اور سننے والے سب ہی اس تکلیف اور درد سے گزر رہے تھے جو مہدی آباد سانحہ پر آج ہر احمدی محسوس کر رہا ہے۔ریڈیو پر فون کالز کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ہر ایک اپنے جذبات کا اظہار کر رہا تھا۔خطبہ کے بعد جب ایم ٹی اے پر شہداء کے بارے میں نظم چلی اور اس میں شہداء کی تصاویر دکھائی گئیں تو سب کہنے لگے یہ فلاں ہے، یہ فلاں ہے۔میں اس کو جانتا ہوں۔اپنے اپنے تعلق کا اظہار کرنے لگے۔

تنگارا عبدالوہاب صاحب

تین چیزیں جس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں وہ ہیں صبر، استقامت اور قربانی۔امام ابراہیم صاحب سے گزشتہ جلسہ سالانہ برکینا فاسو کے عربی بولنے والے افراد کے ساتھ نشست میں ملاقات ہوئی تھی۔ذاتی طور پر آپ سے واقفیت تھی۔آج یہ امام صاحب افریقہ کے عظیم شہیدوں میں شامل ہو گئے ہیں۔یہ بہت بڑا اعزاز ہے جو ان کو ملا ہے۔

ریانوں مینسرا صاحب

جس طرح دہشتگردوں نے ان کو شہید کرنے سے قبل جماعت کو چھوڑنے اور انکار کرنے پر مجبور کیا۔ایسے موقع پر استقامت دکھانا سچے اور ایمان کے پکے لوگوں کی ہی نشانی ہے۔امام صاحب کا یہ عمل کہ انہیں لٹا کر شہید نہ کیا جائے یہ بہت ہی اعلیٰ نمونہ ہے۔پھر امام صاحب کے بعد ہر ایک کو یہ موقع دیا جاتا کہ شاید وہ ڈر کے چھوڑ دیں۔لیکن سلام ہے ان کی استقامت کو کہ اپنے سامنے موت دیکھ کر بھی نہ ڈرے اور حق کو نہ چھوڑا۔

بونی عبدالقدوس صاحب

شہید افغانستان کے متعلق ہم پڑھتے تھے۔ اب افریقہ میں بھی شہادتوں کو دیکھ لیا۔ واقعی احمدیت سچی ہے اور شہادتیں اس کی سچائی کا نشان ہیں۔

شیتو ادیوالی صاحب

ان شہادتوں سے بہت غمگین ہوں کہ اس قدر جانی نقصان ہوا ہے۔اور دوسری طرف ایک خوشی بھی ہے کہ ہمارے بزرگوں نے احمدیت کے لئے قربانی دی اور ہمارے لئے نمونہ چھوڑ گئے ہیں تا کہ ہم بھی ان کے نقش قدم پر چلیں۔

وتارا عباس صاحب

موت تو سب کو آنی ہے اور یہ ایک فطری عمل ہے۔لیکن ان شہداء کی موت میں ایک خوشی کی خبر بھی ہے وہ سب اپنے ایمان پر قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حضرت مسیح موعودؑ پر ایسا غیر متزلزل ایمان عطا فرمائے۔

ناہی احمد صاحب

مہدی آباد کی شہادتوں پر دل پر ملال ہے لیکن ان شہداء کی خدا تعالیٰ کی راہ میں عظیم الشان قربانی، صبر اور استقامت کو دیکھ کر مجھے اور آئندہ نسلوں کو یہ پیغام ملا ہے کہ جب ہم پر یہ وقت آئے تو ہم نے بھی یہی نمونہ دکھانا ہے۔ان شاء اللہ

کریم کولی بالی صاحب

امام ابراہیم صاحب سے گزشتہ سال جلسہ سالانہ برکینا فاسو کے موقع پر عربی اسپیکنگ نشست کے موقع پر تعارف ہوا۔ وہ جب بھی کوئی بات کرتے تو اس کے جواب میں محمد شریف عودہ صاحب ان کو میرے دوست ابراہیم! میرے دوست ابراہیم! کہہ رہے تھے۔ کیونکہ دونوں میں تعلق اخوت بہت تھا۔

سولاما سعیدو صاحب

ان شہادتوں کے بارے میں میرے دو طرح کے تاثرات ہیں۔ ایک غم ہے کہ ہمارے احمدی بھائی شہید ہوئے اور دوسرے خوشی ہے کہ احمدیت کے لیے راہ خدا میں موت کو گلے لگا کر ہمیں بتا گئے کہ جیسے بھی حالات ہوں، کچھ بھی ہوجائے،جماعت کو نہیں چھوڑنا۔

آدم نوح صاحب

یہ بات بہت حیرت انگیز ہے کہ امام صاحب کی شہادت کے بعد بھی کوئی فرد ایسا نہیں تھا جو ڈرا ہو یا جھجکا ہو۔ہر ایک نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی۔

کندو سلف صاحب

جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کابل میں شہادت کے ذیل میں حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ وہی پیشگوئی آج افریقہ میں پوری ہوئی ہے۔

احمد و بخاری صاحب

خطبہ سن کے یہ سیکھا ہے کہ میں نے بھی ایسے ہی خدمت کرنی ہے اور یہ میرا فرض ہے۔امام ابراہیم صاحب جو کہ سعودی عرب سے پڑھ کر آئے

لیکن احمدیت کا سن کر بیعت کی اور اس راہ میں قربان ہو گئے۔ میری یہ خواہش ہے کہ میں بھی انہی کی طرح درس و تدریس اور تبلیغ میں زندگی بسر کروں۔ برکینا فاسو کے لوگوں کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے تاثرات سن کر اس ذمہ داری کا احساس ہوا کہ حضور کی توقعات پر پورا بھی اترنا ہے اور ان کو عملاً ثابت کر کے بھی دکھانا ہے۔ ان شاء اللہ

بارو یوسف صاحب

دوران خطبہ میرے آنسو تھم نہیں رہے تھے۔ خطبہ کے اختتام پر نوافل ادا کیے اور شہداء کے بلندی درجات کے لیے اور ہم سب احمدیوں کے لیے استقامت اور ان کے نمونہ پر چلنے کے لیے اللہ سے دعا کی۔

اگوسو طیب صاحب

آج کا خطبہ اور شہداء کی قربانی ہمیں یہ سکھا گئی ہے کہ جو بھی ہو اطاعت کرنی ہے اور ایمان پر قائم رہنا ہے۔

حافظ اچیدے سلام صاحب

میں نے زندگی میں پہلی مرتبہ افریقہ میں شہادتوں کا سنا ہے اور اس سے یہ سبق لیا ہے کہ جو بھی ہو ایمان پر قائم رہنا ہے اور جماعت کو کبھی نہیں چھوڑنا اور اگر وقت آیا تو اسی نمونہ کو اپنانا ہے۔ ان شاء اللہ

عبد المجید صاحب

آج خطبہ سن کر حضور ﷺ کے اصحاب کی یاد تازہ ہوگئی کہ کس طرح موت کے سامنے یہ لوگ چٹان بن کر ایمان پر قائم رہے اور مجھے یوں لگا کہ میں خود اس وقت اور اس جگہ پر موجود ہوں جہاں یہ شہادتیں ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسا ایمان ہمیں بھی نصیب فرمائے۔

بلال آگ موسیٰ صاحب

(یہ مہدی آباد کے نوجوان ہیں اور آج کل جامعۃ المبشرین برکینا فاسو کے پہلے سال میں زیر تعلیم ہیں)

مہدی آباد کے ایک خادم نے فون پر مکرم محب اللہ صاحب مربی سلسلہ کو بتایا کہ دہشتگردوں نے حملہ کیا ہے اور ہمارے بزرگوں کو شہید کر دیا ہے اگر وہ ہم جوانوں، ہماری عورتوں اور بچوں کو بھی مار دیں تو بھی ہم احمدیت سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ ان شاء اللہ۔ یہ سن کر احمدیت کی سچائی کا علم ہوتا ہے اور میں بھی اس بات پر قائم ہوں کہ اگر کل مجھ پر یہ وقت آیا تو میرا بھی یہی جواب ہو گا کیونکہ ہمارے بزرگ احمدیوں نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی خاطر قربان کر کے ہمیں یہی سبق دیا ہے۔

خالد ملاندا صاحب

میں نے یہ سبق لیا ہے کہ جتنا بھی ظلم ہو جائے اپنے آپ کو حق پر قائم رکھنا ہے اور ایمان میں کمزوری نہیں آنے دینی۔ اس واقعہ نے مجھے ایمان میں مزید بڑھایا ہے اور مضبوطی عطا کی ہے۔

سام آدم صاحب

خطبہ جمعہ نے مجھے ان حالات میں تجدید عہد کرنے کا موقع دیا ہے۔ شہداء نے اپنے قاتلوں کے سامنے جس ہمت کا مظاہرہ کیا وہ غیر معمولی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا جماعت سے کتنا گہرا تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ اس قربانی کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے اور لوگوں کو قبول حق کی توفیق دے۔

ودراگو مومن صاحب

مہدی آباد کے شہید، احمدیت کے نو چمکتے ستارے بن گئے ہیں۔ ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے حضرت بلال بن رباح کی روح ان میں آ گئی تھی۔

عمر سورگو صاحب

حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت سید عبد اللطیف شہیدؓ کی پیروی کرنے والے اور وجودوں کے پیدا ہونے کی بشارت دی ہے۔ ان شہیدوں نے اس جانشینی کا حق ادا کر دیا ہے۔

تراورے یعقوب صاحب

جو تھوڑا بہت ڈر اور خوف پہلے تھا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ سننے کے بعد بالکل ختم ہو گیا ہے۔ ہمارے بعد احمدیت میں داخل ہونے والے مہدی آباد کے ان عظیم احمدی سپوتوں نے اس قدر اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے کہ نہ گولیوں کے خوف سے احمدیت سے پیچھے ہٹے نہ اپنے بعد رہ جانے والے بیوی بچوں کی ان کو فکر ہوئی۔ فکر تھی تو بس اپنے ایمانوں کی حفاظت کی تھی۔ میں سوچتا ہوں اگر یہ وقت مجھ پر آتا تو کیا میں ثابت قدم رہ سکتا۔ ان شہداء کی قربانی کے بعد اب کوئی خوف اور ڈر نہیں بے شک انہی کی طرح موت آ جائے۔ اس واقعہ سے ہمارا ایمان ہزار گنا بڑھ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام شہیدوں کے درجات بلند کرے۔

مائیگا اسماعیل صاحب

آج حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ میں جو کچھ میں نے سنا وہ بہت عظیم الشان ہے۔ اس سے میرے ایمان میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ وہ کیا ہے؟ یہی کہ مہدی آباد کے احمدیوں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی جانیں قربان کر دیں۔ ان لوگوں کو خلافت سے حقیقی عشق اور تعلق تھا اس قدر مضبوط تعلق کہ اپنی جانیں وار دیں۔ اس چیز نے میرے ایمان کو بہت تقویت دی ہے۔ مجھے نور عطا کیا ہے۔ جس طرح حضور انور نے ان شہیدوں کا تذکرہ کیا ہے اور اسلام کی خاطر ان کی قربانی کا ذکر کیا ہے، ان کی خلافت سے محبت کا ذکر کیا ہے اس بات نے میرے ایمان کو بہت زیادہ بڑھا دیا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اس ایمان پر قائم رکھے۔ جتنے لوگ میرے ساتھ خطبہ سن رہے تھے ان سب کے بھی یہی تاثرات تھے سب یہی دعا کر رہے تھے کہ اے خدا! جس طرح مہدی آباد کے ہمارے ان بھائیوں نے قربانی کی توفیق پائی ہمیں بھی عطا کر۔ ان لوگوں نے اپنی جانیں دنیا کے لئے نہیں، کسی لالچ کے لئے نہیں بلکہ اسلام کی خاطر قربان کر دیں۔ ہم بھی خلافت سے ایسا ہی مضبوط تعلق رکھیں گے۔ ان شاء اللہ۔ اے خدا ہمیں توفیق عطا کر۔

سانو عبد الرحمٰن صاحب

حضور انور نے مہدی آباد کے شہیدوں کے بارے میں جو کچھ بیان فرمایا ہے وہ بہت زیادہ اہم ہے۔ یہ ان کے ایمان کی مضبوطی کی دلیل ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا ہی ایمان عطا کرے۔ ان سے کہا گیا کہ اپنے ایمان اور موت میں سے کسی ایک کو چن لیں تو انہوں نے موت کو منتخب کر لیا۔ ایسا ایمان ہر ایک کو عطا نہیں ہوا کرتا۔ ہم دعا کرتے ہیں اور ہماری یہ تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا ایمان عطا کر دے۔ آج ہر احمدی کی یہی خواہش ہے کہ وہ ان شہیدوں کی جگہ ہوتا۔ یہ درست ہے کہ ان کی موت بہت دردناک ہے لیکن ہمیں خوشی ہے کہ وہ اس امتحان میں کامیاب ہوئے۔ ہم بھی کوشش کریں گے کہ خلافت احمدیہ سے اپنے تعلق کو مضبوط تر کریں۔ اے خدا! ہمیں بھی ایسا ایمان عطا کر۔

کدگو نور الدین صاحب

میں یونیورسٹی کا طالب علم ہوں۔ آج خطبہ جمعہ میں ڈوری کے شہیدوں کا ذکر خیر سنا۔ ان کی قربانی نے ہمارے ایمانوں کو تازہ کر دیا ہے کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے احمدیت کی آئندہ آنے والی نسلوں کو عملی نمونہ دے دیا ہے۔ آج حضور انور نے ان شہداء کے حالات زندگی بیان فرمائے ہیں وہ سن کر معلوم ہوتا ہے کہ سب شہداء غیر معمولی قربانی کرنے والے، اخلاص و وفا میں بہت بڑھے ہوئے تھے۔ انہوں نے احمدیت کی خاطر اپنی جانیں قربان کر دیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدیت واقعی حقیقی اسلام ہے۔ اگر احمدیت سچی نہ ہوتی تو جان جیسی عزیز چیز قربان کرنا ممکن نہ ہوتا۔ ہم دعا کرتے ہیں اور تجدید عہد کرتے ہیں کہ جیسے بھی حالات ہوں ہم بھی خلافت سے مخلص رہیں گے اپنے عہد بیعت کی پاسداری کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

کونے محمد صاحب

شہداء کے بارے میں خطبہ سن کر میں نے اپنے آپ سے کہا، خدا کی شان کہ ہم نے احادیث اور تاریخ اسلام میں شہداء کے واقعات پڑھے تھے لیکن آج خود دیکھ لئے۔ میں اکثر سوچتا تھا کہ کیا اب بھی ان جیسے اہل ایمان موجود ہیں جس طرح اسلام کے آغاز میں خواتین اور بچوں نے بھی قربانیاں دے کر مثالیں قائم کی تھیں۔ آج احمدیت میں ایمان کی خاطر جانیں قربان کرنے والے احباب کا عملی نمونہ ماضی کی تصدیق کرتا ہے کہ جنگ احد، خیبر و حنین کوئی معمولی تاریخ نہیں تھی۔ اسی طرح حضرت خبیب کا قصہ معمولی نہ تھا۔ جو تیار ہوئے، بال صاف کئے اور دو رکعت نفل ادا کر کے جانب مقتل چلے۔ اللہ اکبر

میں کہہ سکتا ہوں کہ آج سے میری ایک نئی زندگی شروع ہوئی ہے۔ آج کے دن نے مجھے ایمان میں ایک اور جہت دی ہے جو میں بیان نہیں کر سکتا۔ اس نے مجھے جنگ احد کی یاد دلا دی جب کفار یہ سمجھتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کی موت واقع ہوگئی ہے۔ مشرکین لات اور عزیٰ کے گُن گانے لگے۔ اس وقت کہا گیا کہ ابو بکر اور عمر بھی وفات پا گئے۔ جب ان کی ذات کی بات تھی تو جواب نہ دیا لیکن ایمان کی بات آئی تو اس حالت میں بھی اللہ اعلیٰ و اجل کا نعرہ لگا گیا۔ آج سمجھ آیا کہ ان نو (9) شہداء نے کیوں اپنا سر نہ جھکایا اور ایمان کی خاطر موت کو قبول کر لیا۔ خطبہ کے اختتام پر میں سوچ رہا تھا ان نو شہداء میں دسواں میں کیوں نہیں تھا تا کہ جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے تلک عشرۃ کاملۃ۔ دس پورے ہو جاتے۔

یہ تبدیلی صرف ایک نبی ہی پیدا کر سکتا ہے جو ایمان میں آدمی کو اتنا بلند کر دے کہ وہ اس دنیا کو بھلا دے۔ جیسا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شاگردوں میں تبدیلی کی روح پھونک کر انہیں نئی زندگی بخشی۔ اور اب حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی ذات میں آپ ﷺ کا ہی ظہور ثانی ہے اور یہ بات ثابت ہو چکی۔

مہدی آباد کی ان شہادتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ خدا کی طرف سے آئے ہیں ورنہ کوئی بھی جھوٹے کی پیروی کے لیے اپنی جان قربان کرنا ہرگز قبول نہیں کرے گا صرف وہی جو اللہ کی طرف سے آیا ہے مخلوق کا اپنے رب کے ساتھ اتنا مضبوط تعلق پیدا کر سکتا ہے۔

صائمہ حنا۔ برکینا فاسو

چل کے خود آئے مسیحا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ برکینا 2004ء

جمعرات 25/ مارچ 2004ء وہ تاریخی دن تھا جب اقلیم خلافت کے مظہر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے برکینا فاسو میں قدم رنجا فرما کر اس سرزمین کو منور فرمایا۔ یہ کسی بھی خلیفۂ وقت کا اس سرزمین کا پہلا دورہ تھا۔ اس دورے کے بعد برکینا فاسو کے بھاگ جاگ اٹھے۔ جماعتی سطح پر ترقیات کو ایک رفتار عطا ہوئی۔ یہ دورہ ہر لحاظ سے غیر معمولی، شفقتوں اور عنایات کا عکاس، ایمان افروز، روح پرور، شفقت پدری کا مظہر، اجتماعی و انفرادی دعاؤں والتجاؤں سے بھر پور، اپنوں اور غیروں کے لئے مفید، جماعت برکینا فاسو کو ایک اور زندگی عطا کرنے والا، ترقیات کا غماز اور بشارات کا مظہر تھا۔ یہ دورہ 4/ اپریل 2004ء تک جاری رہا۔ اس دورے کے اثمار آج تک جماعت احمدیہ برکینا فاسو محسوس کر رہی ہے اور آئندہ بھی اس کی برکات سے حصہ پاتی رہے گی۔ ان شاء اللہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن واپسی پر اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 16/ اپریل 2004ء میں اپنے مغربی افریقہ دورہ کا ذکر فرمایا۔ اس خطبہ میں سے برکینا فاسو سے متعلقہ حصہ پیش خدمت ہے۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’ٹمالے سے برکینا فاسو کا سفر ہم نے بذریعہ سڑک کیا اور راستے میں دو مساجد کا افتتاح بھی ہوا۔ ایک مسجد تو عین گھانا کے بارڈر سے چند گز کے فاصلے پر ہے اور ایک مخلص احمدی نے وہاں یہ مسجد بنائی ہے۔ اس طرح جو بھی بارڈر کراس کرتا ہے آنے والے یا جانے والے کیونکہ کافی آمد و رفت رہتی ہے اور عمومی طور پر دونوں طرف ان علاقوں میں مسلمان ہیں ان کی نظر ہماری مسجد پہ ضرور پڑتی ہے اس لئے وہ نماز پڑھنے کے لئے ہماری مسجد میں آجاتے ہیں۔ بذریعہ سڑک جانے کا پروگرام بھی اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر سے ہی بنا لگتا ہے۔ کیونکہ پہلے جو گھانا والوں نے پروگرام بنایا تھا اور اس کی اپروول ہو گئی تھی، اس کے مطابق تو دورہ نارتھ تک کا مکمل کرنے کے بعد ہمیں پھر واپس اکرا آنا تھا اور وہاں سے بائی ایئر پھر برکینا فاسو جانا تھا لیکن روزانہ فلائیٹ نہیں جاتی بلکہ دو دن جاتی ہے ان میں سے ایک جمعہ کا دن تھا۔ تو وکیل التبشیر ماجد صاحب نے مجھے کہا کہ جمعہ جلدی پڑھ کے فوراً ہی ایئر پورٹ جانا ہو گا اس پر مجھے کچھ انقباض ہوا، میں نے کہا اس طرح نہیں جانا بلکہ بعض شہر جو انہوں نے پروگرام میں نہیں رکھے ہوئے تھے اور میرے علم میں تھے میں نے کہا وہ بھی دیکھ کے جائیں گے اور بائی روڈ جائیں گے۔ بہرحال اس کا یہ فائدہ بھی ہوا کہ چند مزید مساجد کا افتتاح بھی ہو گیا لیکن اصل بات اس میں یہ ہے کہ لندن سے سفر شروع کرنے سے چند دن پہلے ماجد صاحب نے بتایا کہ برکینا فاسو کے مبلغ نے انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک خواب یاد کرائی ہے۔ جو ماجد صاحب کو بھی یاد آ گئی کہ حضورؒ نے دیکھا تھا کہ وہ کاروں کے ذریعے سے بائی روڈ گھانا سے برکینا فاسو میں داخل ہوئے ہیں اور کوئی اسماعیل نامی آدمی بھی ان کو وہاں ملتا ہے بارڈر پہ یا کراس کر کے۔ اس پر حضور نے بعض اسماعیل نامی احمدیوں کی تصویریں بھی منگوائی تھیں، بہرحال پتہ نہیں کوئی ملا کہ نہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک الٰہی تقدیر تھی کہ ہم بذریعہ کار برکینا فاسو داخل ہوں اور یہ بھی عجیب بات ہے کہ ہمارے قافلے میں ایک اسماعیل نامی ڈرائیور بھی تھا جس نے کچھ وقت ہماری گاڑی بھی چلائی جس میں مَیں بیٹھا ہوا تھا۔

اس ملک میں ہمارے مبلغین بھی ماشاء اللہ قربانیوں کے معیار قائم کر رہے ہیں۔ وہاں جائیں تو پتہ لگتا ہے کہ واقعی لوگ قربانیاں دے رہے ہیں اور پھر برکینا فاسو میں جب داخل ہوئے بارڈر کراس کرنے کے بعد جو پہلا ٹاؤن آتا ہے، چند کلومیٹر پر ہی۔ وہاں اس علاقے کا جو ہائی کمشنر تھا وہ استقبال کے لئے آیا ہوا تھا۔ جلسہ بھی ماشاء اللہ بڑا کامیاب رہا، صرف 15سال پہلے یہاں جماعت رجسٹر ہوئی ہے لیکن جماعت کے افراد کے ایمان و اخلاص میں ماشاء اللہ ایسی ترقی ہو رہی ہے کہ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے۔ یہاں کیونکہ فرنچ بولنے والے ہیں اس لئے ہر تقریر یا خطبے کا ایک دفعہ فرنچ میں ترجمہ ہوتا تھا پھر اس کا مقامی زبان میں ہوتا تھا۔ پھر جلسہ کے بعد ہم صحارا ڈیزرٹ کے قریب ایک قصبہ ڈوری ان کے لحاظ سے تو وہ شہر ہے بہرحال وہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے وہاں گئے وہاں بھی ایک چھوٹی سی گیدرنگ (Gathering) تھی۔ لوگ آئے ہوئے تھے، غریب لوگ ہیں، زیادہ تر وہابی ہیں ان میں سے احمدی ہوئے ہیں۔ یہاں بھی اسکول کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ جس کا راستہ کل راستے میں سے 165 کلومیٹر کا کچا راستہ بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے آرام سے ہو گیا۔ لیکن واپسی پر ہمارے قافلے کی ایک گاڑی کو حادثہ پیش آیا۔ جس میں ہمارے دو مربیان اور دو قافلے کے افراد تھے جو یہاں سے گئے ہوئے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا، گاڑی سڑک سے اتر کر ایک کھائی میں گر گئی اور الٹ گئی لیکن کسی کو کچھ نہیں ہوا۔ معجزانہ طور پر اللہ تعالیٰ نے سب کو بچا لیا۔

برکینا فاسو میں بھی وزیر اعظم اور ان کے صدر مملکت سے ملاقات ہوئی بڑے خوشگوار ماحول میں، ان کو بھی زراعت سے دلچسپی زیادہ تھی اس لئے کافی دیر تک بٹھائے رکھا بلکہ میری کوشش تھی کہ اب اٹھا جائے لیکن وہ کافی دیر باتیں کرتے رہے۔ وہاں ایک تو لینڈ لاکڈ (Land Locked) علاقہ ہے، اس ملک کے ساتھ سمندر کوئی نہیں لگتا اور پھر صحارا کے قریب ہے اس لئے بارشیں بھی کم ہوتی ہیں اتنی زیادہ بارشیں نہیں

سنگ بنیاد احمدیہ پرائمری اسکول ڈوری 2004ء

ڈوری احمدیہ پرائمری اسکول کے سنگ بنیاد کے بعد دعا

ہوتیں لیکن ایک چیز ان علاقوں میں مجھے اچھی لگی کہ انہوں نے ہر جگہ چھوٹے ڈیم بنا لئے ہیں جہاں بارشوں کا پانی اکٹھا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ ابھی پانچ چھ مہینے بارشوں کا سیزن ختم ہوئے ہو چکے تھے لیکن اچھی مقدار میں وہاں پانی جمع تھا۔ محنتی لوگ ہیں یہ ملک بھی امید ہے کہ ترقی کرے گا۔ ان شاء اللہ

برکینا فاسو میں بھی گھانا کی طرح جو بھی میری Activities رہیں، ان کا روزانہ نیشنل ٹیلیویژن، ریڈیو اور اخبارات میں باقاعدہ ذکر ہوتا رہا۔ برکینا فاسو میں تین نئی مساجد کا افتتاح ہوا اور ایک اسکول اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور پھر جو واگاڈوگو ان کا دارالحکومت ہے وہاں احمدیہ ہسپتال کا افتتاح بھی ہوا۔ بڑی وسیع اور خوبصورت انہوں نے ہسپتال کے لئے نئی عمارت بنائی ہے۔ پہلے وہ کرائے کی عمارت میں تھا، اب اپنی عمارت بن گئی ہے۔ نصف کے قریب عمارت ابھی پہلے فیز میں بنی ہے لیکن اس کے باوجود بڑی وسیع عمارت ہے، یہاں بھی افتتاح کی تقریب میں وہاں کے وزیر صحت آئے ہوئے تھے، انہوں نے جماعتی خدمات کو بہت سراہا۔ برکینا فاسو کا ایک شہر بوبو جلاسو جہاں سے ایک خطبہ بھی نشر ہوا تھا یہاں ہماری جماعت کا ایک ریڈیو سٹیشن بھی ہے۔ جو تقریباً 70-80 کلومیٹر کی رینج میں سنا جاتا ہے، یہاں جمعہ پر بھی کافی حاضری یعنی 4-5 ہزار کے قریب حاضری ہو گئی تھی، احباب و خواتین آ گئے تھے، اس جگہ کی 90٪ آبادی مسلمانوں کی ہے۔ یہ سب ریڈیو کے پروگرام پسند کرتے ہیں، بلکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ ہمارے ریڈیو پر جو نظمیں نشر ہوتی ہیں، وہ بھی بہت مقبول ہیں اور غیر احمدی بھی یہ نظم اکثر پڑھ رہے ہوتے ہیں کہ ’’میرا نام پوچھو تو میں احمدی ہوں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 16/ اپریل 2004ء خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 248-251)

فائقہ بشریٰ۔ بحرین

دوسری شرط بیعت

بدنظری سے بچنا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیعت لینے کا اذن ہوا تو آپ نے بیعت کرنے والوں کے لئے دس شرائط بیعت مقرر فرمائیں ان میں سے دوسری شرطِ بیعت یہ ہے کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

دوسری شرطِ بیعت میں جن نو برائیوں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے ایک برائی بدنظری ہے۔ بدنظری دوسری بہت سی برائیوں کی جڑ ہے اس لئے قرآن کریم انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ تم نامحرم عورتوں کو ناپاک نظر سے نہ دیکھو بلکہ انسانی نفسیات کو سمجھتے ہوئے یہ حکم دیتا ہے کہ تم نہ پاک نظر سے دیکھو اور نہ ناپاک نظر سے تا کہ ٹھوکر کا باعث نہ ہو۔

اس کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اسلام بائبل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ تم عورت کو بری نظر سے نہ دیکھو بلکہ کہتا ہے کہ نظریں پڑیں گی تو قربت بھی ہو گی اور پھر بے حیائی بھی پیدا ہو گی۔ اچھے برے کی تمیز ختم ہو گی اور پھر ایسے کھلے عام میل جول سے جب اس طرح لڑکا اور لڑکی، مرد اور عورت بیٹھے ہوں گے تو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق تیسرا تم میں شیطان ہو گا۔

(سنن الترمذی کتاب الرضاع باب ماجاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیبات حدیث نمبر 117)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2/ اگست 2013ء)

بدنظری سے بچنے کے متعلق قرآن و احادیث کی تعلیمات اور حضرت مسیح موعودؑ و خلفا کے ارشادات پیش ہیں۔

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں غضّ بصر کا حکم دیا ہے تا کہ بدنظری کا موقع ہی پیدا نہ ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَقُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنٰتِ یَغۡضُضۡنَ مِنۡ اَبۡصَارِہِنَّ وَیَحۡفَظۡنَ فُرُوۡجَہُنَّ وَلَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَہُنَّ اِلَّا مَا ظَہَرَ مِنۡہَا وَلۡیَضۡرِبۡنَ بِخُمُرِہِنَّ عَلٰی جُیُوۡبِہِنَّ ۪ وَلَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَہُنَّ اِلَّا لِبُعُوۡلَتِہِنَّ اَوۡ اٰبَآئِہِنَّ اَوۡ اٰبَآءِ بُعُوۡلَتِہِنَّ اَوۡ اَبۡنَآئِہِنَّ اَوۡ اَبۡنَآءِ بُعُوۡلَتِہِنَّ اَوۡ اِخۡوَانِہِنَّ اَوۡ بَنِیۡۤ اِخۡوَانِہِنَّ اَوۡ بَنِیۡۤ اَخَوٰتِہِنَّ اَوۡ نِسَآئِہِنَّ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُنَّ اَوِ التّٰبِعِیۡنَ غَیۡرِ اُولِی الۡاِرۡبَۃِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفۡلِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یَظۡہَرُوۡا عَلٰی عَوۡرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا یَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِہِنَّ لِیُعۡلَمَ مَا یُخۡفِیۡنَ مِنۡ زِیۡنَتِہِنَّ ؕ وَتُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ جَمِیۡعًا اَیُّہَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۳۲﴾

(النور: 31۔ 32)

ترجمہ: مومنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ بات ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ یقیناً اللہ جو وہ کرتے ہیں، اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔ اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے کہ جو اس میں سے ازخود ظاہر ہو اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں اور اپنی زینتیں ظاہر نہ کیا کریں مگر اپنے خاوندوں کے لئے یا اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں کے لئے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے لئے یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی عورتوں یا اپنے زیرنگیں مردوں کے لئے یا مردوں میں ایسے خادموں کے لئے جو کوئی (جنسی) حاجت نہیں رکھتے یا ایسے بچوں کے لئے جو عورتوں کی پردہ دار جگہوں سے بے خبر ہیں اور وہ اپنے پاؤں اس طرح نہ ماریں کہ (لوگوں پر) وہ ظاہر کر دیا جائے جو (عورتیں عموماً) اپنی زینت میں سے چھپاتی ہیں اور اے مومنو! تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ کی تشریح میں فرماتے ہیں:

ہم نے بہت سے ایسے انسان دیکھے ہیں کہ ایک ہی نگاہ میں ہلاک ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومنوں سے کہہ دو۔ نگاہیں نیچی رکھا کریں۔۔۔۔ اگر کسی حسین پر پہلی نظر پڑ جائے۔ تو تم دوبارہ اس پر ہرگز نظر نہ ڈالو۔ اس سے تمہارے قلب میں ایک نور پیدا ہو گا۔

(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ 213)

بدنظری کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بدنظری شیطان کے زہر آلود تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے، جو شخص اس کو میرے خوف کی وجہ سے چھوڑ دے، میں اس کو ایک ایسی ایمانی قوت دوں گا جس کی شیرینی وہ اپنے دل میں پائے گا۔‘‘

(المنذری، عبدالعظیم، الترغیب والترھیب، بیروت، دارالکتب العلمیھہ، جلد 3 صفحہ 153)

حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی مسلمان کی کسی عورت کی خوبصورتی پر نگاہ پڑتی ہے اور وہ غض بصر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی عبادت کی توفیق دیتا ہے جس کی حلاوت وہ محسوس کرتا ہے۔

(مسند احمد مسند باقی الانصار باب حدیث أبی أمامۃ الباھلی الصدی بن عجلان)

پھر ایک روایت میں ہے کہ آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیا کو دیکھنے کی بجائے جھک جاتی ہے اور اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ عز و جل کی راہ میں پھوڑ دی گئی ہو۔

(سنن دارمی، کتاب الجھاد، باب فی الذی یسھر فی سبیل اللّٰہ حارسا)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

غض بصر کا کتنا بڑا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں اور اس کی راہ میں جہاد کرنے والوں، شہید ہونے والوں یا دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے والی آنکھ کا رتبہ ایسے لوگوں کو حاصل ہو رہا ہے جو اس حکم پر عمل کرتے ہوئے، ہمیشہ عبادت بجالانے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوں گے۔

(خطبہ جمعہ 30/ جنوری 2004ء)

حضرت جریرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ’’اچانک نظر پڑ جانے‘‘ کے بارہ میں دریافت کیا۔ حضور نے فرمایا ’’اِصۡرِفۡ بَصَرَكَ‘‘ اپنی نگاہ ہٹا لو۔

(ابو داؤد کتاب النکاح باب فی ما یؤمر بہ من غض البصر)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فضل (بن عباس) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے تو خَثۡعَمۡ قبیلہ کی ایک عورت آئی۔ فضل اسے دیکھنے لگ پڑے اور وہ فضل کو دیکھنے لگ گئی۔ تو اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کا چہرہ دوسری طرف موڑ دیا۔

(بخاری کتاب الحج باب وجوب الحج و فضلہ)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ بدنظری کے متعلق فرماتے ہیں:

مومن کو نہیں چاہئے کہ دریدہ دہن بنے یا بے محابا اپنی آنکھ کو ہر طرف اٹھائے پھرے، بلکہ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ (النور: 31) پر عمل کر کے نظر کو نیچی رکھنا چاہئے اور بدنظری کے اسباب سے بچنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 533 ایڈیشن 1988ء)

حضرت ابوسعید خُدریؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راستوں پر مجلسیں لگانے سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کی، یا رسول اللہ ہمیں رستوں میں مجلسیں لگانے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر رستے کا حق ادا کرو۔ انہوں نے عرض کی کہ اس کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہر آنے جانے والے کے سلام کا جواب دو، غَضِّ بصر کرو، راستہ دریافت کرنے والے کی رہنمائی کرو، معروف باتوں کا حکم دو اور ناپسندیدہ باتوں سے روکو۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 61 مطبوعہ بیروت)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

تو دیکھیں! اسلامی پردہ کی خوبیاں۔ نظر پڑ جاتی ہے ٹھیک ہے، قدرتی بات ہے۔ ایک طرف تو یہ فرما دیا عورت کو کہ تمہیں باہر نکلنے کی اجازت اس صورت میں ہے کہ پردہ کر کے باہر نکلو اور جو ظاہری نظر آنے والی چیزیں ہیں، خود ظاہر ہونے والی ہیں ان کے علاوہ زینت ظاہر نہ کرو اور دوسری طرف مردوں کو یہ کہہ دیا کہ اپنی نظریں نیچی رکھو، بازار میں بیٹھو تو نظر نیچی رکھو اور اگر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹا لو تا کہ نیک معاشرے کا قیام عمل میں آتا رہے۔

(خطبہ جمعہ 30/ جنوری 2004ء)

اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اور میمونہؓ بھی ساتھ تھیں۔ تو ابن ام مکتومؓ آئے یہ پردہ کے حکم کے نزول سے بعد کی بات ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے پردہ کرو۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا وہ نابینا نہیں؟ نہ وہ ہمیں دیکھ سکتا ہے اور نہ ہی پہچان سکتا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم دونوں بھی اندھی ہو اور تم اس کو دیکھ نہیں رہیں۔

(ترمذی کتاب الادب عن رسول اللّٰہ باب ما جاء فی احتجاب النساء من الرجال)

غض بصر کا حکم مردوں کو تو ہے، ساتھ ہی عورتوں کے لئے بھی ہے کہ تم نے کسی دوسرے مرد کو بلا وجہ نہیں دیکھنا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوسری شرطِ بیعت کے ضمن میں بدنظری سے بچنے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ ارشادات کی روشنی میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

دوسری شرط کی جو دوسری باتیں ہیں، اُس میں مثلاً بدنظری ہے، اُس کے بارہ میں فرمایا: ’’قرآنِ شریف نے جو کہ انسان کی فطرت کے تقاضوں اور کمزوریوں کو مدّنظر رکھ کر حسبِ حال تعلیم دیتا ہے، کیا عمدہ مسلک اختیار کیا ہے قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ وَیَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَہُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَزۡکٰی لَہُمۡ (النور: 31) کہ تو ایمان والوں کو کہہ دے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کریں۔ یہ وہ عمل ہے جس سے اُن کے نفوس کا تزکیہ ہو گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 105 ایڈیشن 2003ء)

پھر آپؑ مزید فرماتے ہیں: ’’اسلام نے شرائط پابندی ہر دو عورتوں اور مردوں کے واسطے لازم کئے ہیں۔ پردہ کرنے کا حکم جیسا کہ عورتوں کو ہے، مردوں کو بھی ویسا ہی تاکیدی حکم ہے غضّ بصر کا۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، حلال و حرام کا امتیاز، خدا تعالیٰ کے احکام کے مقابلے میں اپنی عادات، رسم و رواج کو ترک کرنا وغیرہ وغیرہ ایسی پابندیاں ہیں جن سے اسلام کا دروازہ نہایت ہی تنگ ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہر ایک شخص اس دروازے میں داخل نہیں ہو سکتا۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 614 ایڈیشن 2003ء)

(خطبہ جمعہ 23/ مارچ 2012ء)

”ایمانداروں کو جو مرد ہیں کہہ دے کہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں اور ایسی عورتوں کو کھلے طور سے نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہوسکتی ہیں اور ایسے موقعوں پر خوابیدہ نگاہ کی عادت پکڑیں اور اپنے ستر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچاویں۔ ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنے، ان کے حسن کے قصے نہ سنے۔ یہ طریق پاک نظر اور پاک دل رہنے کے لئے عمدہ طریق ہے۔“

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ 100 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ 440)

خدائے تعالیٰ نے خلق احصان یعنی عفت کے حاصل کرنے کے لئے صرف اعلیٰ تعلیم ہی نہیں فرمائی بلکہ انسان کو پاک دامن رہنے کے لئے پانچ علاج بھی بتلا دیئے ہیں۔ یعنی یہ کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا، کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا، نامحرموں کے قصے نہ سننا، اور ایسی تمام تقریبوں سے جن میں اس بدفعل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا۔ اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیرہ۔

اس جگہ ہم بڑے دعویٰ کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ اعلیٰ تعلیم ان سب تدبیروں کے ساتھ جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہیں صرف اسلام ہی سے خاص ہے اور اس جگہ ایک نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کی وہ طبعی حالت جو شہوات کا منبع ہے جس سے انسان بغیر کسی کامل تغیر کے الگ نہیں ہوسکتا یہی ہے کہ اس کے جذبات شہوت محل اور موقع پاکر جوش مارنے سے رہ نہیں سکتے۔ یا یوں کہو کہ سخت خطرہ میں پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے خدائے تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی کہ ہم نامحرم عورتوں کو بلا تکلف دیکھ تو لیا کریں اور ان کی تمام زینتوں پر نظر ڈال لیں اور ان کے تمام انداز ناچنا وغیرہ مشاہدہ کر لیں لیکن پاک نظر سے دیکھیں اور نہ یہ تعلیم ہمیں دی ہے کہ ہم ان بیگانہ جوان عورتوں کا گانا بجانا سن لیں اور ان کے حسن کے قصے بھی سنا کریں لیکن پاک خیال سے سنیں بلکہ ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں۔ نہ پاک نظر سے اور نہ ناپاک نظر سے اور ان کی خوش الحانی کی آوازیں اور ان کے حسن کے قصے نہ سنیں۔ نہ پاک خیال سے اور نہ ناپاک خیال سے۔ بلکہ ہمیں چاہئے کہ ان کے سننے اور دیکھنے سے نفرت رکھیں جیسا کہ مردار سے، تا ٹھوکر نہ کھاویں۔ کیونکہ ضرور ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آویں۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل اور ہمارے خطرات سب پاک رہیں اس لئے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی۔ اس میں کیا شک ہے کہ بے قیدی ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہے۔ اگر ہم ایک بھوکے کتے کے آگے نرم نرم روٹیاں رکھ دیں اور پھر امید رکھیں کہ اس کتے کے دل میں خیال تک ان روٹیوں کا نہ آوے تو ہم اپنے اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ نفسانی قویٰ کو پوشیدہ کارروائیوں کا موقع بھی نہ ملے اور ایسی کوئی بھی تقریب پیش نہ آوے جس سے بدخطرات جنبش کر سکیں۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 343-344)

غضِ بصر دل کی پاکیزگی قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہے اس بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

قرآن نے بدی سے بچنے کا ایک اور طریق بتایا اور وہ یہ کہ مومن مرد اور مومن عورتیں اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں۔ کیونکہ اس سے بدی کا امکان بہت کم ہو جائے گا اور برائی پھیلنے کا راستہ مسدود ہو جائے گا۔ گویا باوجود پردہ کے حکم کے جو الٰہی آیات میں بیان کیا گیا ہے۔ پھر بھی بعض مواقع ایسے نکل سکتے ہیں جبکہ مرد و عورت اکٹھے ہوں ایسی صورت میں یہ حکم دیا کہ مرد و عورت دونوں اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں تا کہ شیطان ان پر حملہ آور نہ ہو اور ان کے دلوں کی پاکیزگی قائم رہے۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 296)

پھر غضِّ بصر کا حکم مرد و عورت دونوں کے لئے ہے اس کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

علم النفس کے ماتحت مرد و عورت کے باہمی تعلقات کی ابتداء ہمیشہ دونوں کی نظریں ملنے سے ہوتی ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جب کسی پر نظر پڑتی ہے تو خواہ دوسرے کی نظر نیچی ہی ہو تب بھی اس پر اثر پڑ جاتا ہے۔ اس لئے یہ حکم تبھی مفید ہوسکتا تھا جبکہ دونوں کو دیا جاتا اور دونوں کو اس امر کا پابند کر دیا جاتا کہ وہ ایک دوسرے کی طرف نہ دیکھیں۔ نہ مرد عورتوں کی طرف دیکھیں نہ عورتیں مردوں کی طرف دیکھیں۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 298)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

غضِّ بصر سے کام لیں۔ یعنی اپنی آنکھ کو اس چیز کو دیکھنے سے روکے رکھیں جس کا دیکھنا منع ہے۔ یعنی بلاوجہ نامحرم عورتوں کو نہ دیکھیں۔ جب بھی نظر اٹھا کر پھریں گے تو پھر تجسس میں آنکھیں پیچھا کرتی چلی جاتی ہیں اس لئے قرآن شریف کا حکم ہے کہ نظریں جھکا کے چلو۔ اسی بیماری سے بچنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نیم وا آنکھوں سے چلو۔ یعنی ادھ کھلی آنکھوں سے، راستوں پر پوری آنکھیں پھاڑ کر نہ چلو۔ بند بھی نہ ہوں کہ ایک دوسرے کو ٹکریں مارتے پھرو۔ لیکن اتنی کھلی ہوں کہ کسی بھی قسم کا تجسس ظاہر نہ ہوتا ہو کہ جس چیز پر ایک دفعہ نظر پڑ جائے پھر اس کو دیکھتے ہی چلے جانا ہے۔

پھر مومن عورتوں کے لئے حکم ہے کہ غضِّ بصر سے کام لیں اور آنکھیں نیچی رکھا کریں۔ اگر عورت اونچی نظر کرکے چلے گی تو ایسے مرد جن کے دلوں پر شیطان نے قبضہ کیا ہوا ہے وہ تو پھر ان عورتوں کے لئے مشکلات ہی پیدا کرتے رہیں گے۔ تو ہر عورت کو چاہئے کہ اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو بدنامی سے بچانے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہے غض بصر کا، اس پر عمل کرے تا کہ کسی بھی قسم کی بدنامی کا باعث نہ ہو۔

(خطبہ جمعہ 30/ جنوری 2004ء)

غضِ بصر کے حکم میں کیا حکمت ہے اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اسلام کی بیان فرمودہ کوئی بھی تعلیم سطحی اور بغیر حکمت کے نہیں۔ بلکہ اسلام کا ہر اصول انتہائی پُرحکمت اور مضبوط بنیادوں پر مشتمل ہے۔ چنانچہ مَردوں کے غضِ بصر سے کام لینے کے حکم سے اسلام ہمیں دراصل اپنے نفس پر قابو رکھنا سکھاتا ہے۔ کیونکہ عموماً نظر سے ہی مَردوں کے جذبات اور خواہشات ابھرتے ہیں۔ معاشرہ کو نامناسب باتوں اور برائیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے اسلام نے مَردوں اور عورتوں دونوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی نظروں کو مخالف جنس کے سامنے جھکا کر رکھیں، یا ہر ایسی چیز سے اپنی نظروں کو بچا کر رکھیں جن سے ناجائز طور پر شہوانی خیالات پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔

(خطاب بر موقع نیشنل اجتماع خدام الاحمدیہ یوکے 26/ ستمبر 2016ء مطبوعہ بدر قادیان 7/ ستمبر 2017ء)

بدنظری سے بچنا دراصل غضِ بصر ہے۔ علامہ طبری کہتے ہیں کہ غض بصر سے مراد اپنی نظر کو ہر اس چیز سے روکنا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے۔

(تفسیر الطبری جلد 18 صفحہ 116-117)

غضِ بصر کے حکم پر عمل کرنے کے نتیجے میں انسان لغو اور بیہودہ فلمیں دیکھنے اور سوشل میڈیا کے غلط استعمال سے بھی محفوظ رہتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

پس یہ قرآن کریم کے حکم کی خوبصورتی ہے کہ یہ نہیں کہ نظر اُٹھا کے نہیں دیکھنا، اور نہ نظریں ملانی ہیں بلکہ نظروں کو ہمیشہ نیچے رکھنا ہے اور یہ حکم مرد اور عورت دونوں کو ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو اور پھر جب نظریں نیچی ہوں گی تو پھر ظاہر ہے یہ نتیجہ بھی نکلے گا کہ جو آزادانہ میل جول ہے اُس میں بھی روک پیدا ہوگی۔ پھر یہ بھی ہے کہ فحشاء کو نہیں دیکھنا، تو جو بیہودہ اور لغو اور فحش فلمیں ہیں، جو وہ دیکھتے ہیں اُن سے بھی روک پیدا ہوگی۔۔۔ نہ ہی سکائپ (skype) اور فیس بک (facebook) وغیرہ پر مرد اور عورت نے ایک دوسرے سے بات چیت کرنی ہے، ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنی ہیں، نہ ہی ان چیزوں کو ایک دوسرے سے تعلقات کا ذریعہ بنانا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سب ظاہر یا چھپی ہوئی فحشاء ہیں جن کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم اپنے جذبات کی رَو میں زیادہ بہہ جاؤ گے، تمہاری عقل اور سوچ ختم ہو جائے گی اور انجام کار اللہ تعالیٰ کے حکم کو توڑ کر اُس کی ناراضگی کا موجب بن جاؤ گے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2/ اگست 2013ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطاب میں فرمایا:

”بڑے بڑے اشتہاری بورڈ کے ذریعہ سے، ٹی وی پر اشتہارات کے ذریعہ سے، انٹرنیٹ پر اشتہارات کے ذریعہ سے بلکہ اخباروں کے ذریعہ سے بھی اشتہار دیئے جاتے ہیں کہ شریف آدمی کی نظر اس پر پڑ جاتی تو شرم سے نظر جھک جاتی ہے اور جھکنی چاہئے۔ یہ سب کچھ ماڈرن سوسائٹی کے نام پر، روشن خیالی کے نام پر ہوتا ہے۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا یہ زینت اب بے حیائی بن چکی ہے یعنی زینت کے نام پر بے حیائی کی اشتہار بازی ہے۔“

(خطاب از مستورات جلسہ سالانہ جرمنی 29/ جون 2013ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان 2022ء میں شرائط بیعت میں بیان فرمودہ برائیوں کا ذکر کرتے ہوئے بدنظری کے متعلق فرمایا:

پس اسلام نے نظروں کو نیچا رکھنے کا حکم مرد اور عورت دونوں کو دیا ہے اور یہ دے کر حیا کے اس معیار کو قائم فرمایا ہے جس سے برائی کا امکان ہی نہ رہے اگر ایسے معیار قائم کرنے کی کوشش کریں گے پھر ہی ایک پاکیزہ معاشرہ قائم ہوسکتا ہے اس حکم کی وسعت صرف یہی نہیں ہے ظاہری طور پر دیکھنے میں بلکہ آج کل جو میڈیا ہے، کمپیوٹر ہے، ٹی وی ہے اس پر غلط اور ننگے پروگرام جو آتے ہیں۔۔ ان تک اس کی وسعت پھیلی ہوئی ہے وہاں بھی ہمیں احتیاط کرنی چاہئے اور خاص طور پر نوجوانوں کو اس طرف دیکھنا چاہئے بلکہ بعض تو بڑوں کی بھی شکایات آتی ہیں اگر اللہ تعالیٰ کی رضا ہم نے حاصل کرنی ہے تو پھر کس قدر باریکی میں جا کر ہمیں اصلاح کرنی ہوگی اور اپنے بچوں کو بھی سمجھنا ہوگا۔

(خطاب جلسہ سالانہ قادیان 25/ دسمبر 2022ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم ہر چھوٹی بڑی برائی سے بچنے والے ہوں اور اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے ہوں۔ آمین

عاطف وقاص۔ ٹورنٹو کینیڈا

آؤ! اُردو سیکھیں

سبق نمبر 73

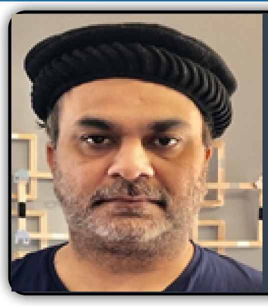

مرکب صفات Compound adjectives

گزشتہ سبق سے مرکب صفات کی تفصیلات کا جو سلسلہ شروع کیا گیا تھا اس سبق میں بھی ہم اسی تسلسل میں بات کریں گے اور مزید ایسی مرکب صفات کا مطالعہ کریں گے جو ایک سے زائد الفاظ سے مل کر بنتی ہیں۔ نیز ہم یہ بھی جائزہ لیں گے کہ ان صفات سے اسم کیسے بنتے ہیں کیونکہ زبان میں دسترس اور گہری سمجھ بوجھ کے لئے ضروری ہے کہ انسان ایک لفظ سے بننے والے مزید الفاظ کا علم رکھتا ہو۔ نیز وہ جانتا ہو کہ وہ لفظ اردو زبان میں کس زبان سے آیا ہے۔ اسے اس بات کا علم بھی ہونا چاہیئے کہ وہ لفظ صفت ہے یا اسم یا فعل یا متعلق فعل وغیرہ۔

لاحقہ

مرکب صفات کی تشکیل میں جو دوسرا لفظ استعال ہوتا ہے اسے لاحقہ کہتے ہیں جیسے طلب اور شناس وغیرہ۔ انگریزی گرامر میں لاحقہ کو adjunct کہتے ہیں۔

مزید مرکب صفات

طلب کے ساتھ: طلب کے معنی ہیں مانگنا، تلاش کرنا، چاہنا وغیرہ۔ جیسے رحم طلب، مثلاً پھیری والے (paddler) نے داروغے (police/ administrative officer) کی طرف رحم طلب نگاہوں سے دیکھا۔ اسی طرح مرمت طلب out of order، عیش یا آرام طلب یعنی وہ شخص جو عیش و آرام کی خواہش سے مغلوب ہو اور اس وجہ سے سست و کم ہمت ہو مثلاً والدین کے ناحق پیار محبت نے اس بچے کو آرام طلب بنا دیا ہے، تصفیہ طلب یعنی وہ معاملہ جس کا فیصلہ ہونا ضروری ہو needed to be decided/ settled/ adjusted جیسے فلسطین کا معاملہ برس ہا برس سے تصفیہ طلب ہے۔ توجہ طلب یعنی ایسا کام جو اپنی تکمیل کے لئے بااختیار افراد کی توجہ چاہتا ہو یا ایسی بات جو اہم ہو اور دورانِ بحث توجہ چاہتی ہو noteworthy۔

شناس کے ساتھ: طلب کی طرح یہ بھی ایک لاحقہ ہے اور اس کے معنی ہیں جاننے والا، پہچاننے والا وغیرہ۔ اس لاحقے سے مندرجہ ذیل مرکب صفات بنتی ہیں: رمز شناس، ادا شناس، مردم شناس، قدر شناس، سخن شناس وغیرہ۔ رمز شناس یعنی اشارے کنائے ہی میں پوری بات سمجھ لینے کی صلاحیت رکھنے والا۔ یعنی ایک جہاندیدہ، تجربہ کار، حساس اور باعلم انسان۔ بھید، راز، چھپی ہوئی حقیقت (تصوف)۔ سعود عثمانی کے اس شعر کے مطابق رمز کے معنی انتہائی تفصیلی اور لطیف سچائیاں ہیں جو صرف دیکھنے سے ہی معلوم ہوتی ہیں۔ یہ شعر اس مشہور حدیث مبارکہ کی ایک تفسیر بھی ہے جس میں آپؐ نے فرمایا نہیں ہے سنی سنائی بات خود دیکھنے کی طرح۔

نظر تو اپنے مناظر کے رمز جانتی ہے
کہ آنکھ کہہ نہیں سکتی سنی سنائی ہوئی

ادا شناس یعنی جذبۂ محبت کی صلاحیت جو انسان کو اس قابل بنا دے کہ وہ محبوب کی معمولی سی حرکت gesture یا اظہار expression سے اس کی رضا یا ناراضی کو پہچان لے۔

مردم شناس: مردم کا لغوی تلفظ تو مَرحُوم ہے لیکن عام بول چال میں اسے مَردُم ہی کہا جاتا ہے اس کے معنی ہیں عام لوگ، انسان۔ مردم شناس یعنی وہ انسان جو آدمی کی خوبیوں، خامیوں، فطرت اور مزاج کو پہچانتا ہو سمجھتا ہو اور اس کے مطابق ان کی قدر کرتا ہو۔ long-serving/ veteran/ mature/ experienced۔ قدر شناس یعنی وہ شخص جو کسی چیز یا انسان کی صلاحیتوں کا حقیقی ادراک رکھتا ہو۔ سخن شناس سخن گفتگو یا کلام کو کہتے ہیں سخن شناس وہ شخص ہوتا ہے جو خود بھی اعلیٰ ذوق، علم اور دانائی رکھتا ہو جس کے باعث وہ اپنے سامنے بیان ہونے والی بات کے گہرے اور لطیف معنوں کو سمجھ جائے۔ یہاں مردم شناس کے ایک اور معنی ابھرتا ہے یعنی وہ شخص جو گفتگو کرتے ہوئے اپنے سامعین کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں اور زبان کے معیار کو سامنے رکھے۔ مقررین خطاب کرتے ہوئے اپنے علم اور ادراک کی رو میں مضامین کو مشکل یا ادبی زبان میں پیش کرتے ہیں جبکہ ایک مردم شناس مقرر اپنے سامنے موجود لوگوں کے معیارِ تعلیم اور علمی پس منظر کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی گفتگو کو آسان فہم اور سادہ بنا لیتا ہے۔ پس مردم شناسی، قدر شناسی اور سخن شناسی جب باہم مل کر ایک مثلث بناتے ہیں تو بہترین نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اگر تمہیں معاد کی کچھ بھی پرواہ نہیں تو کیا ابھی تک دنیوی امور میں تم پر ثابت نہیں ہو چکا کہ عقل نے تن تنہا کوئی کام تمہاری دنیا کا بھی سرے تک نہیں پہونچایا کیا تمہیں اس صداقت کے ماننے سے ہنوز کسی عذر کی گنجائش ہے کہ عقل کو کبھی یہ لیاقت حاصل نہیں ہوئی کہ بغیر اشتمال کسی دوسرے رفیق کے بذات خود کسی کام کو بوجہ احسن و اکمل انجام دے سکے سچ کہو کیا ابھی تک تمہیں اس بات کا امتحان نہیں ہوا کہ جو کام صرف عقل پر پڑا وہی مشتبہ اور مظنون اور ناتمام رہا اور جب تک واقعات کا نقشہ بذریعہ کسی واقعہ دان کے طیار ہو کر نہ آیا تب تک تمام کام عقل اور قیاس کا ادھورا اور خام رہا تم انصاف سے کہو کیا تمہیں آج تک اس بات کی خبر نہیں کہ ہمیشہ سے عقلمند لوگوں کا یہی شعار ہے کہ وہ اپنی قیاسی وجوہ کو کبھی تجربہ سے تقویت دے لیتے ہیں اور کبھی تواریخ سے اور کبھی نقشہ جات موقعہ نما سے اور کبھی خطوط اور مراسلات سے اور کبھی اپنی ہی قوت باصرہ اور سامعہ اور شامہ اور لامسہ وغیرہ کی گواہی سے پس اب تو تم آپ ہی سوچو اور اپنے دلوں میں آپ ہی خیال کرو اور اپنی نگاہوں میں آپ ہی جانچ لو کہ جس حالت میں دنیوی امور کے لئے جو کہ مشہود اور محسوس ہیں دوسرے رفیقوں کی حاجت پڑے تو پھر ان امور کے لئے کہ جو اس عالم سے وراء الوراء اور غیب الغیب اور اخفی من الاخفی ہیں کس قدر زیادہ حاجت ہے اور جس حالت میں مجرد عقل دنیا کے سہل اور آسان امور کے لئے بھی کافی نہیں تو پھر امور معاد کے دریافت کرنے میں کہ جو ادق اور الطف ہیں کیونکر کافی ہو سکتی ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 342-343)

اقتباس کے مشکل الفاظ کے معنی

- **معاد:** آخرت، مرنے کے بعد کی زندگی اور اس کے متعلق علوم
- **سرے تک پہنچانا:** مکمل کرنا، منطقی انجام کو پہنچانا۔ to find a logical conclusion
- **ہنوز:** ابھی تک still/ yet
- **عذر کی گنجائش:** کسی کام میں ناکامی کی قابل قبول وجہ پیش کر سکنا having a reasonable excuse for a failure
- **اشتمال:** شامل ہونا containing/ inclusion
- **رفیق:** supporting factors/ powers/ sources سیاق و سباق کے لحاظ سے اس کے معنی ہیں مددگار ذرائع علوم
- **امتحان نہیں ہوا:** تجربہ نہیں ہوا۔
- **مشتبہ:** جس میں شک ہو، جو یقینی نہ ہو۔
- **مظنون:** خیالی ہونا یقینی نہ ہونا یہ لفظ ظن سے ہے۔
- **واقعات کا نقشہ:** تحقیق کا خاکہ، نقش و نگار، تجاویز۔ blueprint of a research project
- **واقعہ دان:** ذرائع جو تحقیق میں استعمال ہوتے ہیں، جیسے تاریخ، نظائر یعنی ملتے جلتے واقعات۔ research techniques
- **قیاس:** خیال، مفروضہ، تحقیقی کام کا پہلا قدم جس میں ایک بات فرض کی جاتی ہے۔ hypothesis
- **شعار:** طریق method
- **قیاسی وجوہ:** مفروضی وجوہات Hypothetical reasons
- **تواریخ، نقشہ جات موقعہ نما:** تاریخی واقعات کے ذریعے سچائیوں کو تلاش کرنا۔ ایسے تحقیقی علوم اور منصوبوں کا جائزہ لینا جو ملتے جلتے واقعات کا ذکر کریں۔
- **خطوط اور مراسلات:** تحقیقی کام میں جو خط و کتابت محققین کے درمیان ہوتی ہے۔
- **قوت باصرہ اور سامعہ اور شامہ اور لامسہ:** دیکھنے، سننے، سونگھنے، اور چھونے کی حس۔
- **مشہود اور محسوس:** وہ چیز جو جسمانی حواس کے ذریعے معلوم کی جا سکتی ہو۔
- **وراء الوراء اور غیب الغیب اور اخفی من الاخفی:** انتہائی دور، پوشیدہ اور خفیہ Extremely beyond, secret and unknown to one's thought and understanding
- **مجرد عقل:** صرف اور صرف عقل۔
- **امور معاد:** آخرت کے معاملات۔
- **ادق اور الطف:** انتہائی مشکل اور باریک، بہت صاف، لطیف اور باریک بات۔ very fine, detailed and complicated

دعا کا تحفہ

بوقت وفات دُعا

حضرت امّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہؓ کی وفات کے موقع پر تشریف لائے تو ابھی اُن کی آنکھیں کھلی تھیں آپ نے ان کی آنکھیں بند کیں اور جو لوگ اس موقع پر واویلا کر رہے تھے اُن کو فرمایا یہ وقت دُعائے خیر کا ہے کیونکہ فرشتے بھی اس وقت دُعا پر آمین کہہ رہے ہیں۔ پھر آپ نے یہ دُعا کی:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ

(صحیح مسلم کتاب الجنائز)

ترجمہ: اے اللہ! ابوسلمہؓ کو بخش دے اور اس کے درجے ہدایت یافتہ لوگوں میں بلند کر اور اس کے پیچھے رہ جانے والوں میں اچھے جانشین بنا اور اے ربّ العالمین! اسے اور ہمیں بخش دے۔ اس کی قبر کشادہ کر دے۔ اس میں اس کیلئے نور پیدا فرما۔ (''ابوسلمہ'' کی جگہ وفات یافتہ کا نام لیا جائے گا)

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 12)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

رپورٹ: مبارک احمد فرخ۔ نیشنل جنرل سیکرٹری آسٹریا

جماعت احمدیہ آسٹریا کی تبلیغی سرگرمیاں

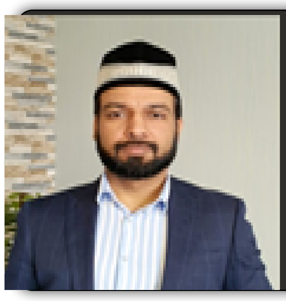

امسال جلسہ سالانہ آسٹریا کے موقع پر پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت احمدیہ کو تبلیغ کے میدان میں کام کرنے کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا:

جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد لوگوں کو دین واحد کی طرف بلانا اور عمل صالح بجالانا اور اس کے ساتھ ساتھ کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ پیش کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کی یہی تین خصوصیات قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ پس اس موقع پر میں آپ کو تبلیغ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ آسٹریا میں اس کی بہت اشد ضرورت ہے کہ مقامی آبادی کو اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا جائے۔ ان کو بتایا جائے کہ اس زمانہ کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے بنی کریم ﷺ کے غلام صادق کو اس زمانہ کا امام اور مہدی و مسیح بنا کر بھیجا ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ تبلیغ کرے۔ مقامی لوگوں کے علاوہ دوسرے ملکوں سے بھی لوگ یہاں آ کر آباد ہوئے ہیں، ان کو اسلام احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ قرآن کریم کی نمائش لگائیں۔ لیف لیٹس کی تقسیم کریں اور تبلیغ کی نئی نئی راہیں تلاش کریں۔۔۔۔

(پیغام جلسہ سالانہ آسٹریا بحوالہ T-10660/10.09.2022)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں آسٹریا میں خصوصی تبلیغی پروگرامز ہو رہے ہیں۔ اس کے لئے مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مبلغ انچارج و نیشنل صدر احمدیہ مسلم جماعت کی زیر نگرانی باقاعدہ پلاننگ کے ساتھ تبلیغی کاوشیں جاری ہیں۔

تبلیغ کے کام کی بہتری کے لئے آن لائن تبلیغ میٹنگز کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ اس کے لئے غیر از جماعت احباب کو دعوت دے کر آن لائن پروگرامز کئے جارہے ہیں۔ نیز اس کام کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے غیر از جماعت احباب کیساتھ بذریعہ زوم تبلیغی میٹنگز کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ اجلاسات عاملہ و اجلاسات عام میں احباب کو توجہ دلائی جارہی ہے۔ تا کہ سب ملکر اس بابرکت کام میں شامل ہوکر کوشش کریں۔

ویانا کے سالانہ بک فیئر پر جماعت کا بک سٹال

آسٹریا کے تمام صوبوں کے دارالحکومتوں میں تبلیغی فلائرز کی تقسیم کا سلسلہ جاری ہے۔ گزشتہ سال الحمدللہ ایک لاکھ سے زائد فلائر تقسیم کئے گئے۔ ایک اخبار میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور پیارے آقا کی تصویر کیساتھ جماعتی تعلیمات پر مشتمل فلائر شائع ہوا۔ ایک ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچانے کی توفیق ملی ہے۔ الحمدللہ

امسال ویانا، انسبرک، اور لنز میں تبلیغی سٹالز لگائے جاچکے ہیں اور اب اس میں مزید وسعت پیدا کرتے ہوئے دیگر شہروں میں بھی یہ پروگرامز کئے جائیں گے۔ ان شاء اللہ

امسال مؤرخہ 23 تا 27/ نومبر ویانا بک فیئر میں جماعتی سٹال لگانے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس کے لئے قبل از وقت سٹال کے لئے بکنگ کروالی گئی تھی۔ اس کے لئے ٹیمز تشکیل دے کر کام کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ کتابیں اور دیگر سامان تیار کرلیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور پیارے آقا کی دعاؤں سے مؤرخہ 5/ نومبر کو آسٹریا کے دارالحکومت ویانا میں اسلام قرآن نمائش لگائی گئی۔ اس مقصد کے لئے خصوصی طور پر ایک ہال کرایہ پر حاصل کیا تھا۔ اس میں لوکل آبادی کو مدعو کرنے کے لئے 4ہزار سے زائد فلائر تقسیم کئے گئے۔ اس سے جماعت کا تعارف بھی ہوا۔ سوشل میڈیا پر اس ''اسلام قرآن نمائش'' کی اشتہاری مہم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مہم کے ذریعہ 22000 سے زائد افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ اس نمائش پر قرآن کریم، اسلامی اصول کی فلاسفی اور پیارے حضور کی کتاب ''عالمی بحران اور امن کی راہ'' و دیگر کتب تحفہ دی گئیں۔ اسی طرح جماعتی تعارف پر مشتمل فلائر تقسیم کیا گیا۔ اس نمائش پر 47 غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔

الحمدللہ۔ اب اسی طرز کی مزید نمائشیں دیگر شہروں میں لگائی جائیں گی تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اسلام کی پرامن تعلیمات سے روشناس کروایا جاسکے۔

دو شہروں Linz اور Nickelsdorf کے میئرز سے جماعتی وفود کی ملاقاتیں ہوئیں۔ ان کو جماعتی تعارف کروایا گیا نیز قرآن کریم اور اسلامی اصول کی فلاسفی تحفۃً دی گئیں۔

جماعت Innsbruck میں تبلیغی سٹال لگایا گیا۔ فلائرز کی تقسیم کے ساتھ جماعتی کتب مہمانوں کو دی گئیں۔ 50 غیر از جماعت مہمان تشریف لائے۔

اللہ تعالیٰ دعوت الی اللہ کے اس بابرکت کام میں حصہ لینے والے تمام احباب کو اپنے بیشمار فضلوں سے نوازتا چلا جائے اور سعید روحوں کو جلد اسلام احمدیت کی آغوش میں لائے۔ آمین

بقیہ: سو سال قبل کا الفضل...... از صفحہ 3

کیے۔ چنانچہ ان اغراض کے مفید ہونے اور پولیٹیکل رہنما کا ان اغراض کی تکمیل کے لیے جاری ہونا مفید سمجھا گیا۔ اس سے زیادہ جماعت کا کوئی تعلق اس پرچہ سے نہیں ہے۔''

صفحہ نمبر 3 تا 4 پر اداریہ شائع ہوا ہے جو درج ذیل متفرق موضوعات کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

1۔ اسلامی طریقِ عبادت کی فضیلت ویدک طریقِ عبادت پر 2۔ وحید الدین اور مسلمانانِ ہند 3۔ بانی آریہ سماج کی تاریخ دانی

صفحہ 5 تا 7 پر حضرت مصلح موعودؓ کا خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 26/ جنوری 1923ء شائع ہوا ہے۔

صفحہ 8 پر حضرت مولوی ظہور حسین صاحبؓ کا مضمون زیرِ عنوان ''مہدی معہود سے پہلے جھوٹے مہدی'' شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کی وجۂ تحریر بیان کرتے ہوئے اخبار الفضل لکھتا ہے کہ '' کہ اخبار ''اہلِ حدیث'' کے 8/ دسمبر 1923ء کے پرچہ میں ایک مضمون بعنوان ''قادیانی مہدی سے پہلے مہدی'' شائع ہوا جس میں مضمون نگار نے چند اشخاص کے اسما لکھ کر یہ بیان کرنے کی کوشش کی کہ یہ لوگ بھی مہدی ہونے کا دعویٰ کرتے رہے اور خوب ترقی پا کر اور کامیاب ہو کر فوت ہوئے اور ان کا سلسلہ مدت تک ان کے بعد بھی قائم رہا حالانکہ وہ جھوٹے تھے۔ اسی طرح اگر حضرت مسیحِ موعودؑ نے مہدی ہونے کا دعویٰ کر کے اتنی مدت زندگی پائی اور ترقی کر لی تو کیا تعجب ہے۔''

چنانچہ اس اعتراض کا حضرت مولوی ظہور حسین صاحبؓ نے اس مضمون میں مدلل جواب تحریر فرمایا ہے۔

مذکورہ بالا اخبار کے مفصل مطالعہ کے لیے درج ذیل link ملاحظہ فرمائیں۔

https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/A19230201.pdf

گھر سے نکلتے وقت کی دعا

حضرت اُم سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ اَنۡ اَضِلَّ اَوۡ اُضَلَّ اَوۡ اَزِلَّ اَوۡاُزَلَّ اَوۡ اَظۡلِمَ اَوۡ اُظۡلَمَ اَوۡ اَجۡھَلَ اَوۡ یُجۡھَلَ عَلَیَّ

(سنن ابی داؤد ابواب النوم باب مایقول اِذا خرج من بیعتہ)

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں، یا لغزش کھاؤں یا پھسلایا جاؤں اور اس بات سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی دوسرا مجھ پر ظلم کرے یا جہالت برتوں یا میرے ساتھ جہالت برتی جائے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 14/ جنوری 2023ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر ایک نماز جنازہ حاضر اور چند نماز جنازہ غائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم رانا غلام عباس صاحب ابن مکرم عبدالحئی صاحب (لندن)

15/ دسمبر 2022ء کو 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔مرحوم لمبا عرصہ تک رحمان کالونی ربوہ میں مقیم رہے۔ دو مرتبہ حج کرنے کی سعادت پائی۔ آپ بہت دعا گو، دیندار، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم رانا سعادت احمد صاحب مرحوم کارکن دفتر وصیت ربوہ کے سسر تھے۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرم میجر ریٹائرڈ سعید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب (ربوہ)

15/ نومبر 2022ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔مرحوم نے ریٹائرمنٹ کے بعد نائب وکیل الدیوان تحریک جدید اور نائب وکیل المال اول کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، تقویٰ شعار، عاشق قرآن اور جماعتی کتب کا گہرا مطالعہ کرنے والے ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے۔مرحوم 5/1 حصہ کے موصی تھے۔

2- مکرمہ رفعت اقبال رندھاوا صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اقبال صاحب (ربوہ)

31/ اکتوبر 2022ء کو 78 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔مرحومہ نے تحریک جدید کے تحت گیارہ سال احمدیہ سکول فری ٹاؤن سیرالیون میں خدمت کے علاوہ پانچ سال نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں پڑھانے کی توفیق پائی۔ بہت عمدہ اخلاق کی مالک، دعا گو، پابند صوم وصلوٰۃ، کثرت سے صدقہ وخیرات کرنے والی، خلق خدا کی ہمدرد، ایک پُر وقار شخصیت کی مالک مخلص خاتون تھیں۔ خلافت اور جماعت سے محبت ان کے نمایاں اوصاف تھے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

3- مکرمہ تسلیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالشکور صاحب (امیر ضلع لودھراں)

13/ دسمبر 2022ء کو 71 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، غربا، مساکین، یتیموں اور بیواؤں کا خاموشی سے خیال رکھنے والی ایک مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عبدالرشید صاحب تحریک جدید کے تحت بشیر آباد سٹیٹ میں مینیجر ہیں۔

4- مکرم ملک عثمان احمد خان صاحب ابن مکرم ملک سلطان احمد خان صاحب (جرمنی)

22/ دسمبر 2022ء کو 70 سال کی عمر میں جرمنی میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق کنری (سندھ) سے تھا۔مرحوم مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ اور مکرم مولانا غلام حسین ایاز صاحب کے بھتیجے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

5- مکرم چوہدری محمد انور صاحب (ناروے)

یکم جنوری 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔مرحوم نے 1958ء سے لے کر 1966ء تک بطور معلم وقف جدید سندھ میں خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ، خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والے ایک مخلص انسان تھے۔ مربیان اور واقفین زندگی کا بہت احترام کرتے تھے۔ جرمنی میں سو مساجد کی تحریک میں خطیر رقم پیش کرنے کی توفیق پائی۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

6- مکرم عبدالغفور ناصر صاحب ابن مکرم عبدالستار ناصر صاحب (کینیڈا)

26/ اکتوبر 2022ء کو 72 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں کام کرتے رہے۔ آٹوا (کینیڈا) میں سیکرٹری ضیافت کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد کا باقاعدگی سے التزام کرنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے بہت پیار اور عقیدت کا تعلق تھا۔ جماعت کی ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

ادارہ الفضل آن لائن مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتا ہے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 18/ جنوری 2023ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر ایک نماز جنازہ حاضر اور چند نماز جنازہ غائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم ڈاکٹر عبد المنان صاحب (لندن)

5/ جنوری 2023ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم کی پیدائش قادیان میں ہوئی اور 1956ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ ہجرت کے بعد فیصل آباد منتقل ہوئے اور اپنے گھر کے ساتھ والے پلاٹ میں دار الحمد کے نام سے مسجد بنوائی۔ 2015ء میں یوکے شفٹ ہو گئے اور حضور انور کی اجازت سے ہومیو پیتھی ڈیپارٹمنٹ میں خدمت کا موقعہ ملا۔ کووڈ کے دوران بھی ادویات تیار کر کے دیا کرتے تھے۔ مرحوم نماز اور روزہ کے پابند، خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے ایک ہمدرد، نیک، دیندار مخلص بزرگ تھے۔ چندوں میں باقاعدہ اور ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم نعمان ہادی صاحب (مربی سلسلہ۔ وکالت تصنیف یوکے) کے نانا تھے۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرم میاں محمد صدیق صاحب ابن مکرم میاں قربان حسین صاحب (ربوہ)

6/ ستمبر 2022ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے تین مرتبہ اپنے حلقہ میں زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ایک نیک، مخلص اور غریب پرور انسان تھے۔

2- مکرمہ مومنہ مبشر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب (ہالینڈ)

23/ دسمبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ کے پڑدادا حضرت حافظ احمد دین صاحب رضی اللہ عنہ، دادا حضرت عبد القادر صاحب رضی اللہ عنہ اور نانا حضرت حاجی محمد الدین تہالوی صاحب رضی اللہ عنہ تینوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ مرحومہ لجنہ ہالینڈ کی فعال رکن تھیں۔ مختلف شعبہ جات میں نیشنل اور لوکل سطح پر خدمت کی توفیق پائی۔ کمزوروں اور مظلوموں کے لئے غیر معمولی ہمدردی کا جذبہ رکھتی تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم طلحہ احمد صاحب (مربی سلسلہ) آجکل سلووینیا میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

3- مکرمہ شریفاں بی بی صاحبہ (ربوہ)

30/ دسمبر 2022ء کو 93 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے اپنے میاں کے ساتھ فرقان بٹالین میں خدمت کی توفیق پائی اور مجاہدین کے کھانے کا انتظام کرتی رہیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، صابرہ وشاکرہ، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم شمس اقبال صاحب (مربی سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ جرمنی) کی نانی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

مرسلہ: مسعود احمد طاہر۔ نمائندہ الفضل آن لائن گیمبیا

ریجنل اجتماع لجنہ اماء اللہ لوئر ریور ریجن گیمبیا

ریجنل صدر صاحبہ لجنہ محترمہ سیدہ سارہ حنیف لکھتی ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے گیمبیا کے ایک ریجن لوئر ریور ریجن کی مجلس لجنہ اماء اللہ کو اپنا ریجنل اجتماع برائے لجنات و ناصرات الاحمدیہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علی ذٰلک

یہ اجتماع ایک روزہ تھا اور مؤرخہ 31/ دسمبر بروز ہفتہ کو مانسا کونکو (ریجنل ہیڈ کوارٹر) کے مشن ہاؤس میں منعقد ہوا۔

اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں نصاب بنایا گیا اور تمام مجالس کو بروقت اطلاع کی گئی۔

اجتماع کا افتتاحی اجلاس صبح گیارہ بجے ہوا۔ جس کی صدارت صدر صاحبہ لجنہ نے کی۔ جس میں انہوں نے حضور انور کا جلسہ سالانہ قادیان کے خطاب میں لجنہ کو دیا گیا پیغام پڑھ کر سنایا۔ افتتاحی دعا کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ جن میں نماز، حفظ قرآن، حفظ احادیث مقابلے کروائے گئے۔

ان مقابلہ جات کے بعد ایک مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی جس میں نماز باجماعت کا صحیح طریق و مسائل، بدعات اور مالی قربانی پر تفصیل سے بات کی گئی اور سب نے اجتماع کے اس حصہ کو بہت پسند کیا اور دلچسپی لی۔

نماز ظہر وعصر جمع کر کے ادا کی گئی۔ اس کے بعد ظہرانہ دیا گیا۔ کھانے کے بعد اختتامی تقریب ہوئی۔ جس میں خاکسار (ایریا مشنری) نے تقریر کی۔ جس میں خاکسار نے اسلام احمدیت میں لجنہ کی قربانیوں اور اعلیٰ مثالوں کو بیان کرتے ہوئے اپنی اولاد کی تربیت کرنے اور ان کو خلافت سے چمٹے رہنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد اختتامی دعا ہوئی اور یوں اس اجتماع کا انجام بخیر ہوا۔ الحمد للہ

اس اجتماع کی کل حاضری 45 رہی۔ اس میں خاص بات یہ رہی کہ اجتماع میں شمولیت کے لئے بعض لجنہ تقریباً 60 سے 70 کلومیٹر کے کچے راستوں کا سفر طے کر کے پہنچیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو مبارک کرے اور اس کے دور رس نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

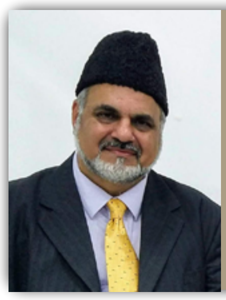

وسیم احمد ظفر۔ مبلغ انچارج برازیل

پیٹروپولس، برازیل کے ایک کالج کی انٹر فیتھ کانفرنس میں شرکت

پیٹروپولس (Petropolis) برازیل کے صوبہ ریو دی جانیئرو کا ایک خوبصورت شہر ہے جہاں جماعت احمدیہ کا ہیڈ کوارٹر اور مسجد بھی ہے۔ باقی ایکٹیویٹیز کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیگر مذاہب کیساتھ ہمیشہ اچھے روابط رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اب انٹر فیتھ پروگراموں میں اسلام کی نمائندگی میں جماعت احمدیہ کو بلایا جاتا ہے۔ ایسی ہی ایک تقریب کا اہتمام مؤرخہ 03/ نومبر 2022ء کو شہر کے ایک مشہور کالج (Bom Jesus Itaipava) نے کیا جس میں اسلام کے علاوہ یہودی، ہرے کرشنا اور عیسائیوں کے مختلف فرقوں کے نمائندگان نے شرکت کی۔ ان کے علاوہ کالج کی ڈائریکٹر اور کئی ٹیچرز بھی ہال میں موجود تھے۔ ایڈریس کی غلط فہمی کے نتیجہ میں ہم کچھ تاخیر سے پہنچے اس وقت کارروائی جاری تھی جونہی ہم ہال میں داخل ہوئے توسب نمائندگان ہمارے استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے اور سبھی نے ’’السلام علیکم‘‘’’السلام علیکم‘‘ کے الفاظ بلند آواز سے کہہ کرہمیں خوش آمدید کہااس عزت افزائی کی مجھے بے حد خوشی ہوئی۔ خاکسار کے ہمراہ انیلہ ظفر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ برازیل اور اعجاز احمد ظفر صاحب سیکریٹری اشاعت بھی تھے چنانچہ ہم تینوں کو انتظامیہ نے اسٹیج پر بلاکر بٹھایا۔ الحمدللہ

اس کانفرنس کے تین دور تھے ایک میں اپنا تعارف دوسرے میں اپنے اپنے مذہب کے متعلق تعارفی تعلیم اور تیسرے دور میں طلباء کے سوالوں کے جوابات۔ خاکسار نے اپنی باری آنے پر اپنے تعارف کے بعد اسلام کے متعلق تفصیل سے بتایا کہ اسکے تولفظی معنی ہی امن اور سلامتی کے ہیں اور ہم ایک دوسرے کو ملتے وقت السلام علیکم کہتے ہیں یعنی ہر ایک دوسرے کو سلامتی کی دعا دیتا رہتا ہے اس لئے ایسامذہب دہشت گرد کیسے ہو سکتا ہے؟ نیز بتایا کہ آجکل جو اسلام کے نام پر جنگیں ہیں یہ دراصل سیاسی ہیں۔ خاکسار نے اسلام کے بنیادی ارکان اور ان کی تفصیل بھی بتائی اور یہ کہ اسلام کی تعلیم کامرکزی نقطہ خدا تعالیٰ کی توحید کا قیام ہے۔ احمدیت کے تعارف میں بتایا کہ پیشگوئیوں کے مطابق جس مسیح نے آنا تھاوہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی شکل میں آ گیا ہے اس موقع پر ایک بڑے بینر پر حضور علیہ السلام کی تصویر بھی دکھائی جو کافی دیر تک آویزاں رہی۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ کی مسجد ’’بیت الاول‘‘ کی بابت بھی بتایا کہ اس کے دروازے ہر ایک کے لیے کھلے ہیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ برازیل نے اسلام میں عورتوں سے متعلق جو تعلیم ہے اس کو بیان کیا اور بتایا کہ اسلام میں عورت کو قید نہیں کیا گیا اور وہ ضرورت پڑنے پر گھر سے باہر کے کام اور جاب بھی کرسکتی ہے۔ چونکہ پردہ کی رعایت کیساتھ صدر صاحبہ خود بتا رہی تھیں اس کا سب پر بہت مثبت اثر پڑا۔

طلباء نے سب نمائندگان سے باری باری سوالات بھی کئے اسلام کے متعلق سوالات میں خاکسار نے جوابات دئے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ بانی اسلام حضرت محمد ﷺ کی آمد سے دراصل بائیبل باب استثناء آیت 18 کی عظیم الشان پیشگوئی پوری ہوئی ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند ایک نبی کے آنے کی خبر دی گئی تھی۔

تقریب کے اختتام سے قبل آرگنائزر نے اپنے اپنے مذہب کی کسی اہم بات کا ذکر کرے چنانچہ مکرم اعجاز احمد ظفر صاحب نے بآواز بلند سورۃ فاتحہ

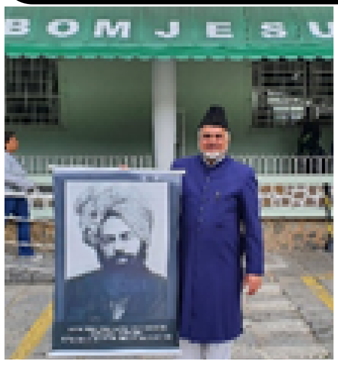

کی تلاوت کی اور اس کا پرتگیزی زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا اس دوران ہال میں عجیب سماں تھا سب نے خاموشی اور انہماک سے تلاوت سنی اور اس کو سراہا۔ اختتام پر طلبا میں اسلام اور احمدیت کے تعارف پر مبنی پمفلٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ کالج کی انتظامیہ نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا پروگرام رہا نئے روابط بھی ہوئے اور احسن طریق پر پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری ادنیٰ کوششوں میں برکت ڈالے ان لوگوں کے دل احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے لئے کھولے اور حق قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ایک سبق آموز بات

نوجوان اپنے بزرگوں سے دین اور ایمان کی باریکیاں سیکھیں

ایک صحافی کے سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’نوجوانوں کو اپنے بزرگوں کی دین اور ایمان کی باتیں سننی چاہئیں اور ان سے دین اور ایمان کی باریکیاں سیکھنی چاہئیں۔ بچے کے لیے والدین سے سب کچھ سیکھنا ایک فطری عمل ہے۔ والدین سے دین بھی سیکھنا چاہیے۔‘‘

(دورۂ امریکہ 2022ء رپورٹ مکرم عبد الماجد طاہر قسط 6 صفحہ 1 الفضل آن لائن۔ لندن)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

طلوع وغروب آفتاب

2/ فروری 2023ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:39	18:11
مدینہ منورہ	05:43	18:08
قادیان	05:58	18:03
ربوہ	05:38	17:43
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:10	16:54

فقہی کارنر

حضرت مسیح موعودؑ کا تبرک دینا

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ہم سے قاضی امیر حسین صاحب نے بیان کیا کہ میں حدیث میں یہ پڑھتا تھا کہ آنحضرت ﷺ کے بال صحابہؓ برکت کے لئے رکھتے تھے اس خیال سے میں نے ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضور! مجھے اپنے کچھ بال عنایت فرمادیں۔ چنانچہ جب آپؑ نے حجامت کرائی تو مجھے اپنے بال بھجوادئے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ میرے پاس بھی حضرت صاحب کے کچھ بال رکھے ہیں۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 21)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)